



ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِآلَتِنِي تُقَرَّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ
أَمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الْفِعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي
الْعُرْفَةِ آمِنُونَ ﴿٣٨﴾

ترجمہ: اور تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تمہیں ہمارے نزدیک مرتبہ قرب تک لے آئیں۔ سوائے اس کے جو ایمان لایا اور نیک اعمال بجالایا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے، دُہری جزا دی جائے گی اور وہ بالاخانوں میں امن کے ساتھ رہنے والے ہیں۔



فرمانِ خلیفہ وقت

باپ ہونے کی حیثیت سے مرد کی ذمہ داری

مردوں کی بحیثیت باپ جو ذمہ داری ہے اسے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ صرف یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ صرف ماں کی ذمہ داری ہے کہ بچے کی تربیت کرے۔ بیشک ایک عمر تک بچے کا وقت ماں کے ساتھ گزرتا ہے اور انتہائی بچپن کی ماؤں کی تربیت بچے کی تربیت کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے لیکن اس سے مرد اپنے فرائض سے بری الذمہ نہیں ہو جاتے۔ باپوں کو بھی بچوں کی تربیت میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ خاص طور پر پڑھنے کے جب سات آٹھ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو اس کے بعد پھر وہ باپوں کی توجہ اور نظر کے محتاج ہوتے ہیں، ورنہ خاص طور پر اس مغربی ماحول میں بچوں کے بگڑنے کے زیادہ امکان ہو جاتے ہیں۔ یہاں بھی وہی اصول لاگو ہو گا جس کا عورتوں کے ضمن میں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مردوں کو، باپوں کو اپنے نمونے دکھانے اور قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ باپوں کو جہاں بچوں کی عزت و احترام کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ان کے اخلاق اچھے ہوں وہاں ان پر گہری نظر رکھنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ وہ ماحول کے بد اثرات سے بچ کر رہیں۔ پھر باپوں کا بچوں سے تعلق بچوں کو ایک تحفظ کا بھی احساس دلاتا ہے۔ بہت سے باپ بچوں کے رویوں کے بارے میں شکایت کرتے ہیں کہ ان میں جھجک پیدا ہو گئی ہے یا اعتماد کی کمی پیدا ہو گئی ہے یا غلط بیانی زیادہ کرنے لگ گئے ہیں اور جب باپوں کو کہا جائے کہ بچوں کے زیادہ قریب ہوں اور ان سے ذاتی تعلق پیدا کریں، دوستانہ تعلق پیدا کریں تو عموماً دیکھنے میں آیا ہے پھر اس کے نتیجے میں بچے کی جو کمزوریاں ہیں یہ دور ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ پس بچوں میں باہر کے ماحول سے تحفظ کا احساس دلانے کے لئے ضروری ہے کہ باپ کچھ وقت بچوں کے ساتھ باہر گزار آئے۔

(خطبہ جمعہ 19 مئی 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

● اسلام کو پھیلائیں گے ہم وقفہ نو کے نوجوان (منظوم)

● اردو جسے کہتے ہیں تہذیب کا چشمہ ہے

● دلچسپ و مفید واقعات و حکایات

● چائے کی تاریخ

● گیانا جماعت میں دوسرا سالانہ جلسہ سیرۃ النبیؐ

● مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب کے لئے ایک اور اعزاز

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (ال عمران: 74)

روزنامہ

لندن

الفضل

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 25 فروری 2023ء | 4 شعبان 1444 ہجری قمری | 25 ربیع الثانی 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شماره: 48



فرمانِ رسول

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں ”کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشہور شاعر لیبید نے یہ بات کہی۔ اس سے زیادہ اور سچی بات کسی اور شاعر نے نہیں کہی۔ یعنی اس نے یہ بہت سچی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز بے کار اور بے سود ہے۔ ایک وہی سود و زیاں کا مالک ہے۔ (مسلم کتاب الشعر)

ایک روایت ہے خالد بن عمیر کہتے ہیں کہ عتبہ بن عدوانؓ نے (جو بصرہ کے گورنر تھے) تقریر فرمائی کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں دیکھا ہے کہ میں ساتواں شخص تھا اور چھ اور آدمی تھے اور کہتے ہیں کہ معاشی تنگی کا یہ حال تھا کہ ببول کے درخت کی پتیوں کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ پتیاں کھانے کی وجہ سے ہمارے منہ میں چھالے پڑ گئے تھے اور کپڑے کی قلت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک چادر مجھے ملی تو اس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے۔ آدھی سعد بن مالک نے پہن لی اور آدھی میں نے۔ لیکن آج ہم ساتوں میں سے ہر شخص کسی نہ کسی علاقے کا گورنر ہے۔ مگر اس بات سے خدا کی پناہ کہ میں اپنے آپ کو اس عہدے پہ ہونے کی وجہ سے بڑا جانوں اور اللہ کے نزدیک حقیر ہوں۔

(ترغیب و ترہیب بحوالہ مسلم)



حضرت سلطان القلم کے رشحاتِ قلم

حضرت مسیح موعودؑ کی نصح

• وہ جو دنیا پر کتوں یا چوٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

• جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

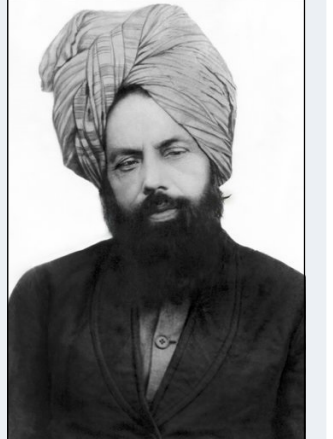
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

• ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا، جوگی اور سنیا سی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ دنیا سے بالکل کٹ ہی نہیں جانا چاہئے۔ فرمایا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سکھا دیتے ہیں اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں۔ اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے بلکہ ان کی اندرونی حالت خراب ہوتی ہے اور وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا۔

(ملفوظات۔ جلد دوم صفحہ 696)

• نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 102-103 ایڈیشن 1984ء)



اسلام کو پھیلائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں

دنیا میں گھوم جائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں
اسلام کو پھیلائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں

دھک درد کے مارے ہوئے لوگوں کی ڈھارس ہم بنیں
ان کو سکوں پہنچائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں

علم و عمل کو تھام کر اقوامِ عالم کے لیے
یوں اک نشاں بن جائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں

گورا یا کالا ہو کوئی، اس میں نہیں کوئی حرج
ہر اک کو ساتھ لائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں

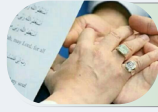
آفت زدہ اغیار ہوں یا ہوں کوئی اپنے مگر
سب کو خوشی پہنچائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں

آیا امامِ کامگار، اس کو قبولو دوستو !
اعلان یہ کروائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں

پھر یوں فراز! اس آخری حربے میں ہوں گے سرخرو
شیطان کو جب تڑپائیں گے ہم وقف نو کے نوجواں

اطہر حفیظ فراز

دربارِ خلافت



آج کل کے معاشرے میں جو برائیاں ہمیں نظر آرہی ہیں

یہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کرتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آج کل کے معاشرے میں جو برائیاں ہمیں نظر آرہی ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کرتی ہیں۔ پس ہر احمدی لڑکی لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ یہ سوال یا اس بات پر احساس کمتری کا خیال کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم ٹائٹ جین اور بلاؤز نہیں پہن سکتیں؟ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ ان ممالک میں رہ کر والدین کو بچوں کو دین سے جوڑنے اور حیا کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ جہاد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنے نمونے بھی دکھانے ہوں گے۔

پھر اسی طرح ایک بچی نے پچھلے دنوں مجھے خط لکھا کہ میں بہت پڑھ لکھ گئی ہوں اور مجھے بینک میں اچھا کام ملنے کی امید ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر وہاں حجاب لینے اور پردہ کرنے پر پابندی ہو، کوٹ بھی نہ پہن سکتی ہوں تو کیا میں یہ کام کر سکتی ہوں؟ کام سے باہر نکلوں گی تو حجاب لے لوں گی۔ کہتی ہے کہ میں نے سنا تھا کہ آپ نے کہا تھا کہ کام والی لڑکیاں اپنے کام کی جگہ پر اپنا برقع، حجاب اتار کر کام کر سکتی ہیں۔ اس بچی میں کم از کم اتنی سعادت ہے کہ اس نے پھر ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ آپ منع کریں گے تو کام نہیں کروں گی۔ یہ اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ یہ ایک نہیں کئی لڑکیوں کے سوال ہیں، تو پہلی بات یہ ہے کہ میں نے اگر کہا تھا تو ڈاکٹر ز کو بعض حالات میں مجبوری ہوتی ہے۔ وہاں روایتی برقع یا حجاب پہن کر کام نہیں ہو سکتا مثلاً آپریشن کرتے ہوئے۔ ان کا لباس وہاں ایسا ہوتا ہے کہ سر پر بھی ٹوپی ہوتی ہے، ماسک بھی ہوتا ہے، ڈھیلا ڈھالا لباس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تو ڈاکٹر بھی پردے میں کام کر سکتی ہیں۔ ربوہ میں ہماری ڈاکٹر ز تھیں۔ ڈاکٹر فہیدہ کو ہمیشہ ہم نے پردہ میں دیکھا ہے۔ ڈاکٹر نصرت جہاں تھیں بڑا پکا پردہ کرتی تھیں۔ یہاں سے بھی انہوں نے تعلیم حاصل کی اور ہر سال اپنی قابلیت کو نئی ریسرچ کے مطابق ڈھالنے کے لئے، اس کے مطابق کرنے کے لئے یہاں لندن بھی آتی تھیں لیکن ہمیشہ پردہ میں رہیں بلکہ وہ پردہ کی ضرورت سے زیادہ پابند تھیں۔ ان پر یہاں کے کسی شخص نے اعتراض کیا، نہ کام پر اعتراض ہوا، نہ ان کی پیشہ ورانہ مہارت میں اس سے کوئی اثر پڑا۔ آپریشن بھی انہوں نے بہت بڑے بڑے کئے تو اگر نیت ہو تو دین کی تعلیم پر چلنے کے راستے نکل آتے ہیں۔ اسی طرح میں نے ریسرچ کرنے والیوں کو کہا تھا کہ کوئی بچی اگر اتنی لائق ہے کہ ریسرچ کر رہی ہے اور وہاں لیبارٹری میں ان کا خاص لباس پہننا پڑتا ہے تو وہ وہاں اس ماحول کا لباس پہن سکتی ہیں بیشک حجاب نہ لیں۔ وہاں بھی انہوں نے ٹوپی وغیرہ پہنی ہوتی ہے لیکن باہر نکلتے ہی وہ پردہ ہونا چاہئے جس کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ بینک کی نوکری کوئی ایسی نوکری نہیں ہے کہ جس سے انسانیت کی خدمت ہو رہی ہو۔ اس لئے عام نوکریوں کے لئے حجاب اتارنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جبکہ نوکری بھی ایسی جس میں لڑکی روزمرہ کے لباس اور میک اپ میں ہو، کوئی خاص لباس وہاں نہیں پہننا جانا۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حیا کے لئے حیا دار لباس ضروری ہے اور پردہ کا اس وقت رائج طریق حیا دار لباس کا ہی ایک حصہ ہے۔ اگر پردہ میں نرمی کریں گے تو پھر اپنے حیا دار لباس میں بھی کئی عذر کر کے تبدیلیاں پیدا کر لیں گی اور پھر اس معاشرے میں رنگین ہو جائیں گی جہاں پہلے ہی بے حیائی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ دنیا تو پہلے ہی اس بات کے پیچھے پڑی ہوئی ہے کہ کس طرح وہ لوگ جو اپنے مذہب کی تعلیمات پر چلنے والے ہیں اور خاص طور پر مسلمان ہیں انہیں کس طرح مذہب سے دور کیا جائے۔ سوئٹزرلینڈ میں ایک لڑکی نے مقدمہ کیا کہ میں لڑکوں کے ساتھ سوئمنگ کرنے میں حجاب محسوس کرتی ہوں مجھے سکول پابند کرتا ہے کہ کس سوئمنگ ہوگی۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے کہ علیحدہ لڑکیوں کے ساتھ میں سوئمنگ کروں۔ ہیومن رائٹس والے جو انسانی حقوق کے بڑے علمبردار بنے پھرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے تم یہ چاہتی ہو کہ علیحدہ کرو، یہ تمہارا ذاتی حق تو ہے لیکن یہ کوئی ایسا بڑا ایشو نہیں ہے جس کے لئے تمہارے حق میں فیصلہ دیا جائے۔ جہاں اسلام کی تعلیم اور عورت کی حیا کا معاملہ آیا تو وہاں انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی بہانے بنانے لگ جاتی ہیں۔ پس ایسے حالات میں احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ اگر سکولوں میں چھوٹے بچوں کے لئے بعض ملکوں میں سوئمنگ لازمی ہے تو پھر چھوٹے بچے بچیاں پورا لباس پہن کر یعنی جو سوئمنگ کا لباس پورا ہوتا ہے جسے آجکل برکینی (Burkini) کہتے ہیں وہ پہن کر سوئمنگ کریں۔ تاکہ ان کو احساس پیدا ہو کہ ہم نے بھی حیا دار لباس رکھنا ہے۔ ماں باپ بھی بچوں کو سمجھائیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی علیحدہ سوئمنگ ہونی چاہئے۔ اس کے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے۔



اردو جسے کہتے ہیں تہذیب کا چشمہ ہے وہ شخص مہذب ہے جس کو یہ زبان آئے

آئے روز احمدیوں کی مسجدوں کے مینارے توڑے جا رہے ہیں۔ محراب گرائے جاتے ہیں، مزار توڑ دیے جاتے ہیں۔ مگر کوئی ہنگامہ آرائی نہیں۔ یہی وہ تہذیب ہے جو احباب جماعت نے اسلام احمدیت کے پلیٹ فارم سے حاصل کی ہے۔

یہی وہ مبارک زبان ہے جو الہامی زبان ہے۔ عربی کے بعد اسی زبان میں سب سے زیادہ الہام حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو ہوئے اور یہ وہ آئندہ زمانے کی زبان ہے جس کے اسلحہ سے لیس ہو کر جماعت احمدیہ غیروں سے قلمی جنگ کرنے والی ہے اور کر بھی رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم کو ذوالفقار علی کا نام بھی دیا گیا۔ آپ خود فرماتے ہیں:

صف دشمن کو کیا ہم نے محبت پا مال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے
حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں:

”چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر ٹھہرنہ سکے گی“

(تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 444)

پھر حضرت مصلح موعودؑ نے زمیندارہ کی کیا ہی خوبصورت مثال دے کر حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی تاثیرات کا ذکر یوں فرمایا کہ:

” (حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات) کے اندر ایک ایسا جذبہ اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں اُسے انسان پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹی جا رہی ہیں اور جس طرح جب ایک زمیندارہ گھاس والی زمین پر ہل چلانے کے بعد سہاگہ پھیرتا ہے تو سہاگہ کے ارد گرد گھاس لپٹتا جاتا ہے اس طرح معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر انسانوں کے قلوب کو اپنے ساتھ لپیٹتی جا رہی ہے۔“

(خطبات محمود جلد 13 صفحہ 217)

الغرض اردو زبان کو مزید جان بخشنے کے لیے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کو پڑھنا ہوگا اور آپ کی تحریرات سے لطف اندوز ہونے کے لیے اپنی اردو زبان میں چمک پیدا کرنی ہوگی۔ یہ دونوں آج کے دور میں لازم و ملزوم ہیں۔

(ابوسعید)

کے لیے یہ بہت مفید سلسلہ ہے اور سینکڑوں افراد نے اس سلسلہ سے فائدہ اٹھا کر اردو جان کر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کے لیے اپنے آپ کو قابل بنایا۔ اس حوالہ سے قارئین کی طرف سے اچھا فیڈ بیک ملتا رہتا ہے۔ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ میں اردو سکھائی جاتی ہے اور ہمارے اردو اخبار میں بعض افریقن اساتذہ یا عہدیداران کی طرف سے اردو میں تحریر کردہ رپورٹس بغرض اشاعت ملتی رہتی ہیں۔ جن کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور ان افریقن بھائیوں کے لیے دعا نکلتی ہے۔ پھر ہمارے مبلغین و معلمین نے افریقہ، لاطینی امریکہ، اوشیانا ممالک میں اردو نہ جاننے والوں کو اردو بولنا سکھایا، ان کو اردو سکھائی اور وہ بڑی خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام و ارشادات وغیرہ پڑھتے ہیں اور ان کی آڈیو اور ویڈیو دنیا بھر میں سرکولیت ہوتی رہتی ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

شاعر نے تو اردو زبان کے حوالے سے کہا کہ وہ شخص بڑا مہذب ہے جس کو یہ زبان آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پھر آپ کی نمائندگی میں پانچوں خلفاء کی تحریرات، تقاریر، خطبات و خطابات اپنی ذات میں ایک شخص کو مہذب بنانے میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام اردو میں پڑھا جائے، اردو میں سنایا سنایا جائے تو انسان تہذیب کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے۔ آج دنیا میں اردو بولنے والے کتنے زیادہ ہوں گے مگر جماعت احمدیہ میں تہذیب ان سے کہیں زیادہ نظر آئے گی۔ جس کا تذکرہ خاکسار گاہے بگاہے اپنے آرٹیکلز میں کرتا آیا ہے۔ ایشیا کے وہ علاقے جہاں اردو بولی جاتی ہے اور اردو جاننے اور اردو بولنے کے باوجود آئے روز ہنگامہ آرائی، ہڑتال، جلوس اور اسٹرائیکس وغیرہ دیکھنے کو ملتی ہے مگر انہیں علاقوں میں اردو بولنے والے احمدی احباب اور احمدی جماعتیں بھی ہیں۔ ان کی طرف سے باوجود مشکلات اور مصائب کے کبھی اسٹرائیک، ہڑتال اور ہنگامہ آرائی یا مطالبات کرتے نہیں دیکھا ہے۔

خاکسار کو ادارہ لکھتے ہوئے کسی حوالہ کی تلاش میں یا کسی شعر کی تلاش میں مشکل پیش آئے تو خاکسار اہل علم و قلم سے رابطہ کرتا ہے۔ گزشتہ دنوں مجھے ایک شعر کی تلاش کے لیے مکرمہ امنا الباری ناصر آف امریکہ سے فون پر رہنمائی لینی پڑی تو آپ نے جو اشعار مجھے بتلائے ان میں جناب روش صدیقی کا یہ شعر بھی تھا۔

اردو جسے کہتے ہیں تہذیب کا چشمہ ہے

وہ شخص مہذب ہے جس کو یہ زبان آئے

اس شعر کو سنتے ہی جو چند ایک زبانیں خاکسار جانتا ہے یا انٹرنیشنل محافل میں بیٹھ کر بعض زبانیں سننے کو ملتی ہیں کے ساتھ اردو کا موازنہ کرنے کا موقع ملا۔ ویسے تو دنیا میں پائی جانے والی ہزاروں زبانیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں اور اپنے اندر وہ بے شمار خوبیاں سمیٹے ہوئے ہیں۔ ان کو اگر لکھا جائے تو وہ ایک الگ سے باب ہے۔ ان تمام زبانوں کی ماں عربی زبان ہے جس کو ام اللسانہ کہا جاتا ہے۔ دنیا کی بے شمار زبانیں عربی سے نکلی ہیں اور ان کی Root عربی کے ماخذ ہیں جیسے ماں کے لیے اُمّ کا لفظ عربی میں استعمال ہوتا ہے اور دنیا کی بیشتر زبانوں میں ماں کے لیے جو لفظ استعمال ہوتا ہے اس میں ”میم“ کا حرف مشترک ہے۔

زبانوں میں بعض زبانیں بہت نرم لہجہ رکھتی ہیں اور بہت Polite ہیں۔ ان میں ایک زبان برصغیر کی زبان اردو ہے۔ جو آج کے دور کے مامور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام کی زبان ہے۔ جس میں آپ نے اپنی کتب لکھیں اور مختلف محفلوں میں، ملاقاتوں میں اور مساجد میں دروس کے طور پر تقاریر کیں، گفتگو کی وہ سب اردو میں تھیں اور آج ملفوظات کے نام سے 10 جلدوں میں دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے مکتوبات اور اشتہارات ہیں۔ یہ سب اردو زبان میں ہیں۔ مسز امنا الباری ناصر نے اپنے ایک مضمون میں اشتہارات کی تعداد 20 ہزار اور مکتوبات کی تعداد 90 ہزار لکھی ہے۔ پھر آپ کے منظوم کلام کا بڑا حصہ اردو زبان میں ہے۔ ہم اردو زبان جاننے والے اور بولنے والے اس عظیم خزانہ سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں جس میں سے بہت سا حصہ روزانہ الفضل آن لائن کی صورت میں منظر عام پر آتا ہے۔

ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ الفضل کے مطالعہ کی طرف بارہا توجہ دلا چکے ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ قبل کسی کے سوال کہ ”ہم کیسے اپنے بچوں کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف راغب کریں“ پر حضور نے فرمایا کہ الفضل آن لائن کے پہلے صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد کم از کم بچوں کو پڑھایا کریں۔ ویسے حضرت مسیح موعودؑ کے اس علمی خزانہ سے بہرہ ور ہونے اور جاننے کے لیے دنیا بھر میں مختلف ذرائع استعمال ہوتے ہیں۔ الفضل آن لائن میں کینیڈا سے مکرم عاطف و قاص کا اردو سکھانے کے لیے ”آؤ! اردو سیکھیں“ کا سلسلہ لمبے عرصہ سے جاری ہے۔ جس کی 70 قسطیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے

دعا کا تحفہ

کشائش رزق کی دُعا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات آپ کی دُعا سنی اور جو الفاظ میں سُن پایا ہوں وہ یہ تھے حضورؐ نے فرمایا خوب دیکھ لو! اس دُعا میں کوئی کمی نظر آتی ہے۔ اس دُعا کے الفاظ یہ ہیں:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي مَاءِ رِزْقِي

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 63)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے اور میرا گھر میرے لئے وسیع کر دے اور جو کچھ رزق تو مجھے عطا کرے اُس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔

(مناجات رسول از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 136)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ برمنی

دلچسپ و مفید واقعات و حکایات

بیان فرمودہ

حضرت مصلح موعودؑ

قسط 18



ہزار روپیہ آپ کو پیش کیا اور چھ سو روپیہ پر گورنمنٹ والے دس مربعے ٹھیکہ پر لئے۔ ہم نے سمجھا کہ ان دس مربعوں کا پانی آپ والے مربعوں کو دیں گے اور ان میں گٹا بونیں گے چنانچہ ان دس مربعوں کا پانی آپ والے دونوں مربعوں کو ملا تو گٹا کی نہایت شاندار فصل ہوئی اور اب نہ صرف آپ کو زر ٹھیکہ تمام کا تمام ادا کر دیا گیا ہے بلکہ گیارہ ہزار روپیہ کی رقم ہم نے بنک میں بھی جمع کرادی ہے اور ابھی ایک فصل باقی ہے۔ پس ہوشیار زمیندار کافی آمد پیدا کر سکتے ہیں۔

(خطبات شوری جلد 3 صفحہ 615)

عمل کے بغیر خالی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا

حضرت مصلح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک امیر کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ اُسے ایک دفعہ یہ شکایت پیدا ہوئی کہ کھانے کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ بجٹ بڑھ جانے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے سٹور کا دروازہ کھلا رہتا ہے اور کھانے کی اشیاء گیدڑ اور کتے وغیرہ کھا جاتے ہیں آپ سٹور کو دروازہ لگوا دیں تو بجٹ کم ہو سکتا ہے چنانچہ اُس نے سٹور کو دروازہ لگوا دیا۔ گیدڑوں نے یہ بات سنی تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ ایک بوڑھا گیدڑ اُن کے رونے کی آواز سن کر آیا تو اُس نے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے تم رو کیوں رہے ہو؟ انہوں نے سارا واقعہ بیان کر دیا اور کہا ہم اسی سٹور سے کھانا کھایا کرتے ہیں اب چونکہ سٹور کا دروازہ بن گیا ہے اس لئے ہمارے گزارے کی کوئی صورت نہیں رہی، اب تو ہم بھوکے مرجائیں گے۔ بوڑھے گیدڑ نے کہا تمہاری عقل ماری گئی ہے جس شخص کو بیس سال تک سٹور کو دروازہ لگوانے کا خیال نہیں آیا، اُس کے سٹور کا دروازہ بند کون کرے گا۔

پس اصل بات تو یہ ہے کہ کام کس طرح کرایا جائے ورنہ سکیم پاس کر دینے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔

(خطبات شوری جلد 3 صفحہ 625)

تجربات سے زراعت میں ترقی کی جاسکتی ہے

سندھ والوں نے مجھے بتایا کہ یہاں ہندوستانی قسم کے آم نہیں ہوتے۔ ملتان میں ایک خاص قسم کا آم ہوتا ہے۔ مرزا مظفر احمد وہاں ڈی۔

بہت تھوڑے آتے ہیں۔ اسی طرح آپ لوگ بھی کریں کہ چند دوستوں کو چائے پر بلا لیا اور پھر اس موقع پر مبلغ سے مختلف سوالات شروع کر دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں میاں معراج الدین صاحب مرحوم کی یہ عادت تھی کہ وہ مجلس میں آکر خود ہی سوالات شروع کر دیتے اور کہتے حضور لوگ ایک سوال یہ کرتے ہیں، اس کا کیا جواب ہے؟ اور پھر جب آپ جواب دے دیتے تو ایک اور سوال کر دیتے۔ اسی طرح بعض اوقات دو دو چار چار گھنٹہ تک سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہتا اور باہر سے آنے والے لوگ بڑے خوش واپس جاتے۔ میاں معراج الدین صاحب مرحوم کا یہ طریق تھا کہ وہ باہر سے آنے والوں سے پوچھتے رہتے تھے کہ مخالف کیا کیا اعتراض کرتے ہیں اور اگر کوئی نیا اعتراض مل جاتا تو وہ مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کر دیتے تاکہ دوسرے لوگ بھی آپ کے جواب سے مستفید ہوں۔

اب یہ دیکھ کر افسوس آتا ہے کہ اس قسم کے لوگ موجود نہیں۔ لوگ مجلس میں آتے ہیں اور خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ پس تم یہ طریق اختیار کرو اور اس سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو سلسلہ سے روشناس کرنے کی کوشش کرو۔

(خطبات شوری جلد 3 صفحہ 608-609)

کامیاب زراعت بھی عقلمندی سے ہوتی ہے

ایک دفعہ مجھے ڈائریکٹر زراعت ڈلہوزی میں ملے۔ ملاقات کے وقت پیداوار کا حساب ہونے لگا۔ انہوں نے بتایا کہ زمیندار بہت ہوشیار ہوتے ہیں مجھے دو مربع ملے تھے اور میں سمجھتا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ اڑھائی ہزار روپیہ ٹھیکہ پر چڑھ سکیں گے لیکن میرے پاس ایک زمیندار آیا اور اُس نے کہا مجھے اپنے مربع ٹھیکہ پر دے دیں۔ میں نے وہ دونوں مربع اُسے ٹھیکہ پر دے دیئے اور اُس نے اس کے عوض سات ہزار روپے پیش کئے۔

میں نے سمجھا کہ میں نے اسے لوٹ لیا ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد وہ زمیندار مجھے مقاطعہ دینے کے لئے آیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تمہیں کچھ زیادہ نقصان تو نہیں ہوا؟ اُس نے کہا نقصان، میں نے تو اٹھارہ ہزار روپیہ کمایا ہے۔ سات ہزار روپیہ آپ کو دے رہا ہوں اور باقی گیارہ ہزار روپیہ بنک میں جمع کر رہا ہوں اور ابھی ایک فصل باقی ہے۔

پھر اُس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ آپ کی زمین کے پاس گورنمنٹ کے دس مربع زمین تھی۔ اُس کو پانچ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے بھی کوئی نہیں لیتا تھا۔ ہم دونوں بھائی ہوشیار ہیں ہم نے اندازہ لگایا کہ آپ والے دونوں مربع اچھے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے چنانچہ ہم نے سات

سب سے بڑا عہدہ دین کی خدمت کا ہے

میرے پاس ایک نوجوان آیا اور اُس نے کہا کہ میں اپنی زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اُس سے دریافت کیا کہ تمہیں زندگی وقف کرنے کا خیال کس طرح پیدا ہوا اور یہ بھی دریافت کیا کہ تم کس خاندان سے تعلق رکھتے ہو؟ اُس نے اپنے نانا کا نام لیا اور کہا کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا میں ان کا نواسہ ہوں۔ میں نے کہا ان کی تو ایک لڑکی قادیان آیا کرتی تھی۔ اس پر اُس نے کہا کہ وہ میری والدہ تھیں۔ میرے نانا کو تو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہ ملی مگر میری والدہ احمدی ہو گئی تھیں اور ان میں دین کی خدمت کا جذبہ اس قدر پایا جاتا تھا کہ جونہی میں نے ہوش سنبھالی، انہوں نے میرے کان میں یہ بات ڈالنی شروع کی کہ میں نے تمہیں دین کی خدمت کے لئے وقف کرنا ہے۔ میں نے بڑے ہو کر تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد مجھے ایک اچھی ملازمت مل گئی لیکن جب کبھی مجھے اپنی والدہ کا خیال آتا اُن کی وہ بات یاد آجاتی کہ میں نے تمہیں دین کی خدمت کے لئے وقف کرنا ہے۔ چنانچہ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں اپنی والدہ کی خواہش کو پورا کروں گا۔ میں نے اپنے باپ سے بھی اس بات کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی کہا ہے کہ تم بے شک زندگی وقف کرو، یہ اچھی بات ہے۔

اب آپ لوگ دیکھیں کہ ماں کی بچپن سے کان میں ڈالی ہوئی بات اس نوجوان کو یاد رہ گئی۔ اگر دوسرے دوست بھی اپنے بچوں کے کانوں میں بچپن سے ہی دین کی باتیں ڈالتے رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنی زندگیاں وقف نہ کریں۔

اسی طرح مجھے کراچی سے ایک اور نوجوان نے لکھا کہ میں نے وقف کیا کرنا ہے بچپن سے ہی میرے کانوں میں یہ بات ڈالی جاتی رہی ہے کہ تم نے بڑا عہدہ حاصل کرنا ہے۔ اب میں بچپن سے ہی کان میں پڑی ہوئی بات کس طرح چھوڑ دوں۔

پس یہ ضروری امر ہے کہ ماں باپ اپنی اولادوں کے کانوں میں یہ بات ڈالتے رہیں کہ سب سے بڑا عہدہ یہی ہے کہ دین کی خدمت کی جائے۔ (خطبات شوری جلد 3 صفحہ 605-606)

سوشل تقریبات اور دعوت الی اللہ

ہیمرگ جرمنی میں میں نے دیکھا ہے کہ وہاں پارٹیوں میں بہت سادگی برتی جاتی ہے مثلاً چائے کے ساتھ صرف سادہ بسکٹ رکھ دیئے جاتے ہیں بلکہ ایک دعوت کے موقع پر تو بسکٹ صرف ایک تھالی میں تھے اور وہ بھی صرف میرے آگے۔ میرے کہنے پر وہ تھالی دوسرے دوستوں کے آگے رکھ دی گئی لیکن مجھے یاد ہے کہ ان میں سے کوئی بسکٹ بھی کھایا نہیں گیا۔ وہاں سوشل تقریب کے موقع پر پیسٹری وغیرہ کا کوئی رواج نہیں بلکہ وہاں ایسے مواقع پر بہت معمولی چیزیں میزوں پر چُنی جاتی ہیں جن میں اخراجات

عورت کی درد بھری

فریاد کا اثر

خطابات شوری

(1977ء تا 1978ء)

(۳۴)

جب صلیبی جنگوں کے زمانہ میں عیسائیوں نے مکہ کے قریب مسلمانوں کو شکست دے کر اپنی فوجیں فلسطین میں داخل کر دیں اور فلسطین کا وہ حصہ جو مکہ اور حیفاف کے پاس ہے اُس کو فتح کر لیا اور تھوڑا

ساحصہ مسلمانوں کے پاس رہ گیا تو اُس وقت ایک قافلہ بغداد سے شام اور فلسطین میں تجارت کے لئے آیا ہوا تھا۔ جب وہ قافلہ شام کی حدود میں سے گزر رہا تھا تو انہوں نے ایک عورت کی آواز سنی جو چلا چلا کر کہہ رہی تھی یا امیر المؤمنین! جس کے معنی یہ ہیں کہ اے امیر المؤمنین! میری فریاد کو پہنچو۔

وہ کوئی عورت تھی جس کو عیسائی پکڑ کر لے جا رہے تھے۔ پاس ہی مسلمانوں کی بستیاں تھیں۔ عیسائی بعض اوقات اُن بستیوں پر ڈاکہ مارتے تھے اور مسلمانوں کو پکڑ لیتے تھے۔ چنانچہ عیسائی لوگ اُس عورت کو پکڑ کر لے جا رہے تھے۔ اُس بیچاری کو پتہ نہیں تھا کہ آجکل امیر المؤمنین کی کوئی طاقت نہیں ہے، بغداد کے قلعہ سے باہر اُسے کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ مگر اس کی پُرانی شہرت ابھی باقی تھی اُس کی وجہ سے اُس نے یہ آواز دی کہ اے امیر المؤمنین! میری فریاد کو پہنچو۔ قافلہ والے پاس سے گزر گئے اور کسی نے اس کی مدد نہ کی۔ وہ آپس میں یہ باتیں کرنے لگے کہ عجیب بے وقوف عورت ہے اس کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ اب امیر المؤمنین کی کوئی طاقت نہیں۔ جب قافلہ بغداد پہنچا تو کچھ لوگ سودا وغیرہ خریدنے کے لئے آئے۔ تو انہوں نے دریافت کیا کہ کوئی عجیب واقعہ آپ کے ساتھ گزرا ہوا تو بتاؤ۔ اس پر قافلہ کے بعض لوگوں نے بتایا کہ ہم نے واپسی پر یہ عجیب واقعہ دیکھا کہ ایک عورت کو عیسائی پکڑے لئے جا رہے تھے اور وہ یاللاً امیر المؤمنین! کے نعرے لگا رہی تھی۔ شاید اُس کو یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ ہمارے خلیفہ کی آجکل کوئی طاقت نہیں۔ کسی درباری نے بھی یہ بات سُن لی۔ وہ دربار میں گیا تو اس نے عباسی خلیفہ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! آج ایک قافلہ شام سے واپس آیا ہے اور اُس نے یہ خبر سنائی ہے کہ اس طرح شام کی ایک مسلمان عورت کو عیسائی پکڑ کے لئے جا رہے تھے اور اُس نے یہ نعرہ لگایا کہ اے امیر المؤمنین! میری فریاد کو پہنچو۔ حضور اس کو اتنا بھی پتہ نہیں تھا کہ بغدادی حکومت اب اتنی کمزور ہو چکی ہے۔ جب خلیفہ نے یہ بات سُنی تو گو اُس کے پاس کوئی فوج نہیں تھی، سارے علاقے باغی ہو چکے تھے اور ہر صوبہ میں الگ حکومت قائم ہو چکی تھی، وہ اُسی وقت تخت سے نیچے اُتر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم! جب تک میں اس مسلمان عورت کو چھڑا کر نہیں لاؤں گا اُس وقت تک میں تخت پر نہیں بیٹھوں گا۔ یہ کہہ کر وہ اٹھا۔ تھا تو وہ ایک دکھاوے کا حکمران لیکن یہ خبر بجلی کی طرح سارے علاقوں میں پھیل گئی اور جس جس صوبہ میں گئی وہاں سے فوراً نیم بادشاہ اپنی فوجیں لے کر اسلامی خلافت کے ماتحت چل پڑے کہ جدھر خلیفہ جائے گا اُدھر ہی ہم جائیں گے اور آناً فاناً ایک بہت بڑا لشکر بغداد کے ارد گرد جمع ہو گیا۔

یہ لشکر خلیفہ کی کمان میں آگے بڑھا اور اُس نے عیسائیوں کو شکست دی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ آپ کے والد نے آپ کو سیالکوٹ میں ملازم کر دیا لیکن آپ جلد ہی ملازمت چھوڑ کر آگئے اور ہم آپ کے ملازمت چھوڑ کر آجانے کو نیکی سمجھتے ہیں اور آپ کے اس فعل کو قابلِ فخر سمجھتے ہیں۔

پھر ماں باپ کی ناپسندیدگی کے باوجود وقف کرنے والے لڑکوں کو قابلِ مذمت کیوں قرار دیں۔

چنانچہ میں ایسے لڑکوں کو یہی جواب دیتا ہوں کہ اگر تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہے اور تم خدا تعالیٰ کا کام کرنا چاہتے ہو تو والدین کی پرواہ نہ کرو اور دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں پیش کر دو۔

(خطابات شوری جلد 3 صفحہ 636-637)

سجدوں کی برکت

ناصر آباد میں میری زمینوں پر ایک دوست منشی قدرت اللہ صاحب سنوری مینبر تھے۔ ایک دفعہ ہم زمین دیکھنے گئے۔ چونکہ سندھ میں صدر انجمن احمدیہ کی زمین تھی اس لئے میرے ساتھ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور مرزا بشیر احمد صاحب بھی تھے۔ وہاں اُن دنوں گھوڑے کم ملتے تھے۔ انہوں نے میرے لئے تو گھوڑا کسی سے مانگ لیا تھا اور دوسرے ساتھی میرے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔

منشی قدرت اللہ صاحب نے باتوں باتوں میں بتایا کہ انہیں اس قدر آمد کی امید ہے۔ اس پر چوہدری صاحب اور مرزا بشیر احمد صاحب نے اس خیال سے کہ منشی قدرت اللہ صاحب کو ان کی باتوں کا علم ہو کر تکلیف نہ ہو آپس میں انگریزی میں باتیں کرنی شروع کر دیں اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ شخص گپ ہانک رہا ہے، اتنی فصل کبھی نہیں ہو سکتی۔ ان کا خیال تھا کہ منشی قدرت اللہ صاحب سنوری انگریزی نہیں جانتے مگر دراصل وہ اتنی انگریزی جانتے تھے کہ ان کی باتوں کو خوب سمجھ سکیں مگر وہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتے رہے۔

جب انہوں نے باتیں ختم کر لیں تو منشی صاحب کہنے لگے آپ لوگ خواہ کچھ خیال کریں، دیکھ لینا میری فصل اس سے بھی زیادہ نکلے گی جو میں نے بتائی ہے۔ آپ کو کیا علم ہے؟ میں نے ہر کھیت کے کونوں پر سجدے کئے ہوئے ہیں اور یہ فصل میری محنت کے نتیجے میں نہیں بلکہ میرے سجدوں کی وجہ سے ہوگی۔ میں نے ہر کو نہ پر دو رکعت نماز پڑھی ہے اور چار چار سجدے کئے ہیں۔

اس پر ان دونوں کارنگ فق ہو گیا کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا انہیں پتہ نہیں لگ سکتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صدر انجمن احمدیہ کو اس سال گھانا رہا لیکن منشی قدرت اللہ صاحب نے کئی ہزار روپیہ مجھے بھجوایا۔ میں نے سمجھا کہ یہ صدر انجمن احمدیہ کا روپیہ ہے جو غلطی سے میرے نام آ گیا ہے لیکن دیکھا تو معلوم ہوا یہ میرا ہی روپیہ ہے۔ ساتھ ہی منشی قدرت اللہ صاحب نے لکھا کہ میرا اندازہ ہے کہ اتنی ہی آمد اور ہو جائے گی۔ میں نے جو پیداوار ابھی تک اٹھائی ہے وہ میں نے ایک ہندو تاجر کے پاس بھیجی ہے۔ آٹھ ہزار روپیہ میں بطور بیٹنگی لے کر بھیج رہا ہوں اور میں ابھی اور روپیہ ارسال کروں گا۔

حالانکہ میری زمین صدر انجمن احمدیہ کی نسبت بہت تھوڑی تھی لیکن اُس سال صدر انجمن احمدیہ کو تو گھانا رہا لیکن مجھے نفع آیا۔ یہ محض منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کے سجدوں کی برکت تھی۔

(خطابات شوری جلد 3 صفحہ 620-621)

سی مقرر ہوئے تو میں نے ان سے کہا اس کا ایک بیوند حاصل کرو تا کہ اسے سندھ میں اپنی زمینوں میں بویا جائے۔ انہوں نے کوشش کی لیکن بیوند نہ مل سکا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر دوسرے لوگ بھی اسی قسم کو پیدا کرنے لگ گئے تو ہمارا فخر جاتا رہے گا۔ وہاں پادریوں کا ایک ہسپتال ہے اس قبیلہ کے لوگ بالعموم اسی ہسپتال سے علاج کراتے ہیں۔ ان کے ذریعہ بھی ہم نے بیوند حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن بیوند نہ ملا۔

بعد میں ایسا اتفاق ہوا کہ اس قبیلہ نے ملک عمر علی صاحب سے کسی معاملہ میں سفارش کرائی تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان سے تین پودے لے لو۔ ایک اپنے ہاں بوؤ، ایک مجھے دے دو اور ایک میاں بشیر احمد صاحب کو دے دو۔ چنانچہ انہوں نے ایک بیوند حاصل کر کے مجھے بھجوایا میں نے وہ اپنے مالی کو دے دیا اور اس نے اُسے دوسرے درختوں میں لگایا لیکن اُس نے پتہ نہ دیا اور ہمارا تجربہ کامیاب نہ ہوا۔ پھر میں نے انہیں ہدایت دی کہ آم خرید کر لگائیں چنانچہ بارہ آم خرید کئے گئے لیکن قاعدہ یہ ہے کہ بیوند لگانے سے بہترین آم پیدا ہوتا ہے، گھٹلی بونے سے اچھا آم پیدا نہیں ہوتا۔

لیکن ایک دفعہ ایک کتاب میرے مطالعہ میں آئی وہ امداد امام صاحب جو بہار کے رئیس تھے اور علی امام صاحب کے والد تھے، انہوں نے لکھی تھی۔ انہیں باغات لگانے کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے اپنے تجربات کی بناء پر اس کتاب میں لکھا تھا کہ اگر کسی گھٹلی کو بویا جائے اور وہ اُگ آئے تو چھ ماہ کے بعد پودے کو دوسری جگہ لگائیں اور پھر ہر تین ماہ کے بعد اُس کی جگہ بدلتے جائیں۔ تو وہ درخت اصل آم کی طرح پھل دینے لگ جائے گا۔

پھر میں نے پڑھا تھا کہ شہد میں ڈبو کر گھٹلی کو لگایا جائے تو آم بیٹھا ہوتا ہے۔ میں نے وہ گھٹلیاں لگوائیں اور ان کتابوں کے مطابق تجربہ کیا تو بارہ گھٹلیوں میں سے سات گھٹلیاں اُگیں۔ پھر ان میں سے دو پودے مر گئے، پانچ بچے، ان پودوں کو میں نرسری میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرتا رہا۔ اب وہ درخت آم دینے لگ گئے ہیں اور وہ آم بالکل اصل آموں کی طرح ہیں۔

پھر اُن آموں کی بڑی شہرت ہوئی۔ میرا ایک کارکن مچل فارم کے پاس بعض پودے لینے گیا تو انہوں نے کہا کہ ناصر آباد کے ”نور الہدی“ آم بہت اچھے ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک درخت مجھے بھی دیں کہ میں اُسے اپنے باغ میں لگاؤں۔

اب دیکھو پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ سندھ میں ہندوستان اور ملتان کے آم پیدا نہیں ہوتے لیکن بعد میں ہم نے تجربہ کیا اور ملتان کا ”نور الہدی“ اور ہندوستان کی بعض اقسام پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

پس تجربہ سے بعض نئی نئی چیزیں بھی پیدا کی جاسکتی ہیں۔

(خطابات شوری جلد 3 صفحہ 629-630)

وقف کے لئے اطمینانِ قلب کافی ہے

مجھے کئی ایک بچوں کے خطوط آتے ہیں کہ وہ دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے والدین منع کرتے ہیں، کیا ہم والدین کی نافرمانی کر کے وقف کر سکتے ہیں؟ میں انہیں یہی لکھتا ہوں کہ کیا فوج میں بھرتی کے لئے ماں باپ سے اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بے شک باپ منع کرتا ہے تو کرے تم وقف کر کے سلسلہ کی خدمت کے لئے حاضر ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں غداروں سے محفوظ رکھے

ہندوستان میں احمد شاہ ابدالی اور سلطان ٹیپو جیسے غیور مسلمان پیدا ہوئے مگر ان غیور بادشاہوں کے ساتھ غدار بھی ہمیشہ پیدا ہوتے رہے۔ چنانچہ پہلی جنگ عظیم میں جب سرنا میں دشمن نے فوجیں اتاریں اور ایک اسلامی جرنیل کو ان کا مقابلہ کرنے کے لئے کہا گیا ان دنوں میں ”ڈیلی نیوز“ منگوا کر لیا کرتا تھا۔ اس کے نامہ نگار نے لکھا کہ میں نے میدان جنگ میں ایک ایسا دردناک نظارہ دیکھا ہے جسے میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ میں نے دیکھا کہ ٹرک جرنیل جو دشمن کی فوجوں سے لڑ رہا تھا میدان سے ہٹ کر ایک پتھر پر بیٹھا ہے اور رو رہا ہے۔ میں نے اس کے رونے کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا ان کارٹوسوں کو دیکھو، ان میں بارود کی بجائے بُورا بھرا پڑا ہے میں دشمن کو مار نہیں سکتا۔ اگر ان کارٹوسوں میں بارود ہوتا تو میں آج دشمن کو شکست دے دیتا لیکن اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔

غرض جہاں اسلام میں دلیر اور غیور افراد گزرے ہیں وہاں اس میں غدار بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان کارٹوسوں میں بارود کی بجائے بُورا بھرنے والا کوئی غدار ہی تھا جس نے ایسے لوگوں کو ٹھیکہ دے دیا جنہوں نے کارٹوسوں میں بارود کی بجائے بُورا بھر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اس قسم کے غداروں سے محفوظ رکھے اور ایسے وفادار لوگ عطا کرے جو اسلام کی خاطر ہمیشہ سینہ سپر رہنے والے ہوں اور جن کو اپنی اور اپنے بچوں کی جانوں کی پروا نہ ہو۔ وہ میدان میں جائیں اور اسلام کی خاطر اپنی جانیں لڑادیں۔

(خطبات شوری جلد 3 صفحہ 716-717)

ہے۔ اگر تعدد ازدواج کی صورت میں میرا خاوند مجھ سے لڑے گا تو اتنا تو ہو گا کہ ایک مکان میرا ہو گا اور اس کے ساتھ ہی ایک مکان میری سوکن کا ہو گا اور اس کے ساتھ ایک مکان میری تیسری سوکن کا ہو گا۔ میں خاوند کا بازو پکڑوں گی اور اُسے دوسرے گھر میں دھکیل دوں گی کہ سارا دن میں نے تیرا منحوس منہ دیکھا ہے، اب وہ تیرا منہ دیکھے۔ اگر یہ ہوتا کہ کورٹ شپ کی وجہ سے ہماری کبھی لڑائی نہ ہوتی تو پھر تو کوئی بات بھی تھی لیکن جب ہماری بھی لڑائیاں ہوتی ہیں تو پھر اسلام کی اس اجازت سے اتنا تو فائدہ ہو سکتا ہے کہ جب خاوند کی عورت سے لڑائی ہو تو وہ اُس کا بازو پکڑ کر اُسے دوسری بیوی کے گھر میں دھکیل دے اور خود اس کا غصے والا چہرہ سارا دن نہ دیکھتی رہے۔

میں جب ولایت سے آیا تو کراچی میں میری ایک تقریر ہوئی۔ اُس میں میں نے یہ واقعہ سنایا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ انڈونیشیا سے ہمارے مبلغ کا خط آیا کہ یہاں پاکستانی ایکسیسی میں جو پریس اٹاچی تھا اس نے مجھے بتایا کہ میں نے مرزا صاحب کی ایک تقریر سنی ہے مجھے تعدد ازدواج کا مسئلہ کبھی سمجھ نہیں آیا کرتا تھا اب یہ مسئلہ سمجھ آ گیا ہے۔ میں نے سمجھا کہ یہ کوئی پرانی بات ہو گی اس لئے میں نے اُسے لکھا کہ مجھے تو یاد نہیں کہ کبھی میں نے کراچی میں ایسی تقریر کی ہو۔ مگر اُس نے میری اسی تقریر کا حوالہ دیا جس میں میں نے یہ واقعہ بیان کیا تھا۔

اس پر مجھے تعجب ہوا کہ میں نے تو صرف ایک لطیفہ بیان کیا تھا مگر اُس افسر نے اس لطیفہ سے ہی ایک اہم مسئلہ سمجھ لیا۔

(خطبات شوری جلد 3 صفحہ 703-704)

اور اس طرح خلیفہ اُس عورت کو چھڑا کر واپس لے آنے میں کامیاب ہو گیا۔

(خطبات شوری جلد 3 صفحہ 681-682)

سوکن مجھ پر آنی ہے۔ تم خواہ مخواہ چڑتے ہو

جب میں یورپ میں گیا تو ایک جرمن عورت میرے پاس آئی۔ اُس نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ جنرل نجیب نے مجھے ایک دفعہ سعودی عرب کے بادشاہ کے پاس بھیجا اور اُس نے مجھ سے کہا کہ میرے بیٹے سے شادی کر لو۔ میں نے کہا شکر کرو تم بچ گئیں کیونکہ اُن کی تو بہت سی بیویاں ہوتی ہیں۔ وہ کہنے لگی ساری بیویاں نہیں ہوتیں true wife ایک ہی ہوتی ہے باقی سب داشتہ ہوتی ہیں۔ پھر کہنے لگی جب اسلام نے مسلمانوں کو ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے اور میں بھی مسلمان ہو گئی ہوں تو مجھے ایک سے زیادہ بیویوں پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

پھر وہ کہنے لگی میری کئی دفعہ پادریوں سے گفتگو ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ایک پادری نے تعدد ازدواج کے خلاف تقریر کی تو میں نے کہا تم بڑے بیوقوف ہو۔ عورت تو میں ہوں سوکن مجھ پر آنی ہے یا تم پر آنی ہے؟ مجھے تو سوکن آنے پر کوئی اعتراض نہیں اور تم خواہ مخواہ چڑتے ہو۔ میں تو اسلام کے اس حکم کو غنیمت سمجھتی ہوں کیونکہ اسلام نے گو مرد کو ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دی ہے مگر ساتھ ہی کہا ہے اُنہیں ایک جیسا کھانا کھاؤ، ایک جیسے کپڑے دو، ایک جیسا مکان دو۔ جب یہ چیز موجود ہے تو عورتوں کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ہم کورٹ شپ کے بعد شادی کرتے ہیں مگر دو سال تک کورٹ شپ کرنے کے باوجود پھر بھی لڑائی ہو جاتی

بقیہ: سو سال قبل الفضل..... از صفحہ 11

عقیدہ سے متعلق بعض سوالات کیے ہیں۔

صفحہ 8 اور 7 پر فضل حسین صاحب احمدی کا ایک مضمون ”ویدک دعاوی پر ایک نظر“ شائع ہوا ہے۔

صفحہ 9 پر ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی ایڈیٹر روزنامہ اتفاق کا ایک مضمون زیر عنوان ”برلن کی مسجد اور احمدی مستورات“ شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے اُس زمانہ میں احمدی مستورات کو برلن کی مسجد سے متعلق کی گئی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

”جمہ کی نماز جماعت دہلی خاکسار کے دفتر میں پڑھتی ہے جو لب سڑک واقع ہے۔ گزشتہ جمعہ کو خطیب نے حضرت اقدس کا خطبہ جو الفضل میں چھپا ہوا تھا سنایا۔ یہاں سوائے میری اہلیہ کے باقی تمام مرد تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ بعد نماز بیگم سے کہوں گا کہ مسجد کے لیے آپ اپنی پازیب دے دیں کہ اتنے میں دروازہ کی کھٹکھاٹھ میرے کان میں آئی اور میں گھر میں گیا جہاں وہ مصلیٰ پر بیٹھی خطبہ سن رہی تھیں اور اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کچھ بات نہیں کی اور اپنے گلے سے بیچ لڑاٹلائی ہار جو غالباً تین سو روپے کا تھا مجھے دے دیا جو میں نے اسی وقت خطیب صاحب کو لا کر دے دیا۔

احمدی دوستو! عورتوں کی کمزوری کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ شاید وہ بڑی قربانی نہ کر سکیں۔ کیونکہ عورتوں کو زیور سے بہت محبت ہوتی ہے۔ اس لیے میں نے پازیب کے واسطے خیال کیا تھا مگر اس کمزور عورت نے اس قدر جرأت اور سخاوت سے کام لیا ہے۔ اسی طرح ہر ایک احمدی

عورت کو پُر جوش خیر مقدم اس تحریک کا کرنا چاہیے۔۔۔ مسجد دائی چیز ہے جس کا ثواب تاقیم مسجد اس شخص کو ملتا رہتا ہے جس نے مسجد بنوائی ہے۔ ہندوستان میں اگر مسجدیں بھی آپ بنوادیں تو اس قدر ثواب نہیں جس قدر اس شخص کو ثواب ملا ہو گا جس نے سب سے پہلے ہندوستان میں مسجد بنوائی ہو گی۔ بادشاہ اور نوابوں کو چھوڑ دو۔ معمولی سوداگر اور زمیندار لاکھوں ایسے موجود ہیں جو برلن میں دس مسجدیں بنا سکتے ہیں مگر ان میں سے یہ احساس چلا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آج آسمان کے نیچے یہ کام صرف تم غریبوں کے سپرد کیا ہے۔ لہذا میرے دوستو تم میری طرح پازیب کا خیال اپنی بیویوں کے آگے پیش کرنے کا خیال نہ کرنا بلکہ پورے جوش احمدیت کو مد نظر رکھ کر ان کو نصائح کرو تا کہ وہ بہت جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ غور کرو، اگر تم ان کو اس اہم مقصد کے واسطے نصیحت نہ کرو گے تو کیا فرشتے ان کے پاس وعظ سنانے آئیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت اقدس نے صرف عورتوں کو اس ثواب میں حصہ لینے کا حکم دیا ہے اور ہم محروم ہیں۔ مگر ہم اس سعادت میں صرف اس طرح حصہ لے سکتے ہیں کہ ہم بڑی سے بڑی رقم دینے کے واسطے ان کو ترغیب دیں۔۔۔

لہذا میرے دوستو! خدا کے کام ضرور پورے ہوں گے مگر بڑے مبارک وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ سے یہ سرانجام دیئے جائیں۔ عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کہیں گے کہ کاش کوئی ایک لاکھ روپیہ مجھ سے لے کر اس مسجد کی ایک اینٹ کا ثواب مجھے دے دے۔ مگر افسوس اُس وقت ان میں کم زندہ ہوں گے جن کے قبضہ قدرت سے یہ کام باہر ہو گا۔ آج کا ایک پیسہ آئندہ کے ہزاروں روپیہ سے زیادہ ثواب رکھتا

کعبہ پر پہلی نظر

حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں:-

میں نے جب حج کیا تو حج کے موقع پر بعض احادیث اور بزرگوں کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب پہلی دفعہ خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت انسان جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ میں جب حج کے لئے روانہ ہوا تو حضرت خلیفہ اولؑ نے مجھے یہ بات بتائی اور فرمایا اس کا خیال رکھنا۔ جب میں وہاں پہنچا اور میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا تو میں نے یہی دعا کی کہ الہی! میری دعا تو یہ ہے کہ مجھے تو مل جائے اور جب بھی میں تجھ سے دعا کروں تو تو اسے قبول فرمایا کر۔ مجھے جہاں تک خیال پڑتا ہے حضرت خلیفہ اولؑ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔ تو اہم موقعوں کو معمولی دعاؤں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقاصد اپنے دل میں رکھ کر دعائیں کرنی چاہئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہم پر نازل ہوں۔

اور نہ صرف ہم پر بلکہ ہماری اولادوں پر بھی نازل ہوں۔ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 533)

چائے کی تاریخ



ملے گے۔

”جاپان کے شہر سوزو کا میں چائے پر تحقیق کے سلسلے میں سیمپوزیم ہوا جہاں ہماری چائے کو جاپان کی ماچھا چائے کے مقابلے میں کافی پذیرائی ملی اور اب ہماری چائے جاپان میں تحقیق کے لیے منگوائی جاتی ہے۔“

چائے کے فوائد

چائے کو اگر متوازن مقدار میں استعمال کیا جائے تو آسانی کے ساتھ مندرجہ ذیل طبی فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

کینسر کے خطرات میں کمی

بغیر دودھ کی چائے باقاعدگی کے ساتھ استعمال کرنے سے کینسر کے خطرات میں نمایاں حد تک کمی آتی ہے، بغیر دودھ کی چائے کو کالی چائے بھی کہا جاتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق سیاہ چائے کے باقاعدہ استعمال سے کینسر کی سب سے عام اقسام کا خطرہ کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

سیاہ چائے میں پائے جانے والے مرکبات اور اینٹی آکسیڈنٹس اس جان لیوا بیماری کے خطرے میں کمی لانے کے لیے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ہارورڈ میڈیکل اسکول کی نیوریشنل اور لائف سائنسز ڈیپارٹمنٹ کے مطابق سیاہ چائے کے استعمال سے پھیپھڑوں اور بریسٹ کینسر کے خطرات میں کمی آتی ہے۔

کینسر کے خلاف بہترین طبی فوائد حاصل کرنے کے لیے آئس ٹی کے بجائے گرم چائے استعمال کرنی چاہئے، کیوں کہ گرم چائے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔

اینٹی آکسیڈنٹس کا بہترین ذریعہ

اینٹی آکسیڈنٹس کو صحت کا محافظ کہا جاتا ہے، کیوں کہ یہ فری ریڈیکلز کی وجہ سے جسم کے سیلز کو پہنچنے والے نقصان کو کم کرتے ہیں، جس کی وجہ سے انسانی جسم دائمی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

چائے میں پولی فینولز نامی اینٹی آکسیڈنٹس پائے جاتے ہیں جو مجموعی صحت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ اینٹی آکسیڈنٹس بلڈ شوگر لیولز کو بھی کم کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ بہت سی غذاؤں میں اینٹی آکسیڈنٹس پائے جاتے ہیں، ایسی غذاؤں کو چائے کے ساتھ اگر زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے تو مضر صحت اثرات کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے ایسی غذاؤں کو زیادہ مقدار میں استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

دانتوں کی مضبوطی میں اضافہ

اگر چائے کو دن بھر استعمال کیا جائے اور پھر دانتوں کی صفائی کی طرف توجہ نہ دی جائے تو ان پر زردی کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ لیکن دانتوں کے لیے چائے مفید بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ ایک طبی تحقیق

کے پودے سے ایک سو سال سے زائد تک منافع کمایا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالوحید کے مطابق ”اگر پاکستان میں 64 ہزار ایکڑ اراضی پر چائے کاشت کی جائے تو ملک میں چائے کی ضرورت کو پورا کیا جاسکتا ہے۔“

چائے کی کاشت کن علاقوں میں ممکن ہے؟

ڈاکٹر عبدالوحید کہتے ہیں کہ چائے کی کاشت کے لیے وہ علاقہ موزوں ہے جہاں سالانہ ایک ہزار ملی میٹر یا اس سے زائد بارشیں ہوں، زمین ڈھلوان اور مٹی میں تیزابیت موجود ہو۔

ان کے بقول ”پاکستان میں 60 سے 70 ہزار ایکڑ اراضی چائے کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ جس میں 60 فیصد علاقہ ضلع مانسہرہ کا ہے، جبکہ 20 فیصد سوات، باقی ضلع بنگرام، ایبٹ آباد اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کا کچھ علاقہ ہے۔“

ڈاکٹر عبدالوحید کے مطابق اس وقت پاکستان کے پاس 20 ٹن تک چائے تیار کرنے کی صلاحیت موجود ہے تاہم محدود وسائل کی وجہ سے صرف آٹھ ٹن تک چائے تیار ہوتی ہے۔

چائے بنتی کیسے ہے؟

چائے تیار کرنے کے لیے سب سے پہلے اس کا بیج زسری میں لگایا جاتا ہے۔ پودا تیار ہونے کے بعد اس کی باقاعدہ کاشت کی جاتی ہے۔ ہر پودا پانچ سے چھ سال بعد پیداوار دینا شروع کر دیتا ہے۔

چائے کے پتوں کے تیار ہوجانے کے بعد ان کو پودوں کے اوپر سے ہاتھ اور مشین سے چنا جاتا ہے۔ چائے چنے جانے کے بعد 12 گھنٹے تک اس کو ایلومونیم پر سوکھنے کے لیے رکھا جاتا ہے اس کے بعد اسے پلانٹ میں ڈالا جاتا ہے جہاں چائے کی پتی کو پکانے کا عمل 7 سے 8 گھنٹے جاری رہتا ہے۔ پتوں کے آٹھ گھنٹے کے بعد کالی پتی چائے بنانے کے لیے تیار ہوجاتی ہے۔

گرین ٹی کی تیاری

سبز چائے میں پکانے کا عمل نہیں ہوتا، سبز چائے کو تیار کرنے کے لیے پتوں کو پلانٹ پر رکھا جاتا ہے جس کے بعد پتوں کو ڈی آکسیڈائز کرنے کے لیے سیٹرز میں رکھا جاتا ہے جس سے چائے کی خوشبو اور ذائقہ محفوظ ہوجاتا ہے، اس کے بعد پتوں کی رولنگ کا مرحلہ شروع ہوتا اور اس کے بعد چائے کے پتوں کو مشین کے ذریعے خشک کیا جاتا ہے۔

قومی تحقیقی کونسل برائے اور چائے اور دیگر فصلات مانسہرہ میں چائے کی چین کی 9 اقسام کی چائے کاشت کی جارہی ہیں ان میں ”پی ٹی، پی ٹی، فائیو، کلون، سکیمین، ہاؤشنگ، جوکنگ اور چوٹی شامل ہیں۔“

پاکستان کی سبز چائے پر جاپان میں تحقیق

این ٹی ایچ آر آئی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالوحید کے مطابق پاکستان میں کاشت کی جانے والی چائے کو اب عالمی سطح پر بھی پذیرائی ملنے لگی ہے اور امید ہے آئندہ سالوں میں پاکستان میں چائے کی کاشت کو وسعت

2737 قبل مسیح میں چین کا بادشاہ شین ننگ ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا کہ اس کا ملازم اس کے لئے پینے کا پانی (گرم کر کے) کر لایا، اچانک اس درخت سے کچھ پتیاں اس کھولے ہوئے پانی میں گریں اور پانی کا رنگ تبدیل ہو گیا، بادشاہ بہت حیران ہوا، اس نے وہ پانی پیا تو اسے فرحت اور تازگی محسوس ہوئی اور اس کے منہ سے ”چھا“ نکلا غالباً وہ حیران ہو گیا تھا کہ یہ کیا ہے؟ اور اس نے اس درخت کا نام ہی ”چھا“ رکھ دیا جو بگڑ کر چاء ہو گیا اور اب چائے کہلاتا ہے۔ وہ ماہر نباتات بھی تھا لہذا اس نے وقتاً فوقتاً کھولے ہوئے پانی میں چائے کا پتلا کر پینا شروع کر دیا۔

چائے دنیا کا پسندیدہ مشروب ہے۔ یہ چائے کے پودے کی پتیوں کو چند منٹ گرم پانی میں ابلانے سے تیار ہوتی ہے۔ پھر اس میں ضرورت اور خواہش کے مطابق چینی اور دودھ ملاتے ہیں چائے میں کیفین کی موجودگی پینے والے کو تروتازہ کر دیتی ہے۔ چائے اور اس کی انگریزی ”ٹی“ (Tea)، دونوں چینی زبان کے الفاظ ہیں۔ چائے کے پودے کا اصل وطن مشرقی چین، جنوب مشرقی چین، میانمار اور آسام (بھارت) شامل ہیں۔

چائے کی اقسام

- سفید چائے
- پیلی چائے
- ہری چائے
- اولانگ
- کالی چائے
- کشمیری چائے

چائے کی کاشت یا پیداوار

سب سے زیادہ کاشتکار ملک بھارت میں ہوتی ہے، چین دوسرے، کینیا تیسرے اور سری لنکا چوتھے مقام پر ہیں۔ ٹی ٹارک، یا، کھنچی ہوئی چائے، ملائیشیا میں ایجاد ہونے والے اس گرم مشروب کو کہتے ہیں جو چائے کی ایک جدید شکل ہے۔

ٹی ٹارک

ایک تحقیق کے مطابق سیاہ چائے (بلیک ٹی) پینے سے ”دن بھر کے کام کاج کی تھکن کے دباؤ کو کم کرنے میں تیزی سے مدد مل سکتی ہے۔ پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل نے 1986ء میں چائے کی کاشت کے لیے موزوں علاقے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع مانسہرہ میں شنکیاری کے مقام پر 50 ایکڑ اراضی پر نیشنل ٹی اینڈ ہائی ویلیو کارپس اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ (این ٹی ایچ آر آئی) قائم کیا۔ اس وقت اس ادارے میں 20 ایکڑ زمین پر کاشت سے سالانہ پانچ سے آٹھ ٹن تک چائے تیار کی جارہی ہے۔ نیشنل ٹی اینڈ ہائی ویلیو کارپس اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالوحید کے مطابق ”چائے کی کاشتکاری ایک مشکل اور طویل عمل ضرور ہے لیکن اس سے تین نسلیں روزگار کما سکتی ہیں۔“ انہوں نے ”اردو نیوز“ کو بتایا کہ چائے



کچھ خواتین حمل کے دوران ہربل چائے استعمال کرتی ہیں جن میں کیفین نہیں پائی جاتی تا کہ مضر صحت اثرات سے بچا جاسکے۔ لیکن اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ حمل کے دوران تمام ہربل چائے محفوظ نہیں ہوتیں۔

سر درد

کچھ لوگوں میں کیفین کے استعمال سے سر درد کی علامات میں کمی آتی ہے، تاہم اگر اسے مستقل طور پر استعمال کیا جائے سر درد لاحق بھی ہو سکتا ہے۔ روزانہ چائے کے استعمال سے حاصل ہونے والی کیفین سے بار بار سر درد کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

کچھ طبی تحقیقات کے مطابق ہر روز ایک سو ملی گرام کیفین کے استعمال سے بار بار سر درد لاحق ہوتی ہے، تاہم مختلف افراد کی کیفین سے حساسیت مختلف ہوتی ہے۔

اگر آپ کو بار بار سر درد کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہ درد چائے کے استعمال سے لاحق ہوتا ہے تو اس استعمال کو مکمل طور پر ترک کر دیں یا اس میں کمی لانے کی کوشش کریں۔

جوڑوں کے مسائل کا سامنا

چائے کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے جسم میں ضرورت سے زیادہ تیزابیت بنا شروع ہو جاتی ہے، جو بعد میں تیزابی مادوں کا ذریعہ بن کر یورک ایسڈ کا سبب بننے لگتی ہے، جس کی وجہ سے لوگ گھٹیا اور جوڑوں کے درد کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جان لیوا بیماریوں کے خطرات میں اضافہ

اس مشروب میں چون کہ پیشاب آور خصوصیات پائی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے جسم میں پانی کی مطلوبہ مقدار میں کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ جسم میں پانی کی کمی واقع ہونے سے خون گاڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

خون اگر گاڑھا ہونا شروع ہو جائے تو خون کی نالیاں تنگ ہونا شروع ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ سے گردوں کی کارکردگی متاثر ہونے لگتی ہے اور کولیسٹرول کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے، جس کے نتیجے میں ہارٹ اٹیک، انجائنا، بلڈ شوگر، اور ہائی بلڈ پریشر کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

سینے کی جلن

چائے میں پائی جانے والی کیفین کی وجہ سے سینے کی جلن میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کیفین کی وجہ سے معدے میں بننے والے ایسڈ کی مقدار میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ چائے استعمال کرتے ہیں اور آپ کو سینے

کے ہیلٹھ وائر نے رابطوں کو بہت آسان بنا دیا ہے۔

چائے کے نقصانات

چائے کے استعمال سے صحت پر مندرجہ ذیل نقصانات ظاہر ہو سکتے ہیں۔

چائے کے استعمال کی مستقل عادت

چائے میں کیفین نامی ایک جز پایا جاتا ہے جسے زہریلا یا نشیلا مادہ بھی کہا جاتا ہے۔ اگر کیفین کو ہر روز استعمال کیا جائے تو اسے مستقل طور پر استعمال کرنے کی عادت لاحق ہو سکتی ہے، کیونکہ پھر اگر اسے روزانہ استعمال نہ کیا جائے تو بہت سے طبی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

کیفین ترک کرنے کے عرصے کے دوران سر درد، بے چینی، تھکاوٹ، اور دل کی دھڑکن میں اضافے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

سر چکرانا

عام طور پر چائے پینے والے افراد کو سر چکرانے کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، لیکن چائے کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے اس کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایسے افراد جو دن میں چار سو سے پانچ سو ملی گرام (چھ سے بارہ کپ چائے) تک کیفین استعمال کریں، ان میں سر چکرانے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے، تاہم حساسیت کا شکار لوگ اگر کم مقدار میں بھی چائے استعمال کریں تو پھر بھی ان کو اس مسئلے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

طبی ماہرین اس بات سے گریز کا مشورہ دیتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں چائے کو زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے۔ اگر آپ کو چائے پینے کے بعد سر چکرانے کا سامنا کرنا پڑے تو اس کا استعمال ترک کر دیں، یا ایسی چائے استعمال کریں جس میں کیفین کی مقدار کم ہو۔

حمل کے مسائل

حمل کے دوران چائے کے استعمال سے حاصل ہونے والی کیفین سے حمل ضائع ہونے اور بچے کے وزن کم ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ تاہم اگر حمل کے دوران دو سو سے تین سو ملی گرام تک کیفین استعمال کی جائے تو اسے محفوظ تصور کیا جاتا ہے۔ امریکن کالج آف گائنی کالوجسٹ کے مطابق حمل کے دوران کسی صورت میں دو سو ملی گرام سے زائد کیفین استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

عام طور پر چائے کے ایک کپ میں بیس سے ساٹھ ملی گرام کیفین پائی جاتی ہے۔ تاہم حفاظتی اقدامات کے پیش نظر حمل کے دوران تین کپ سے زائد چائے استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

کے مطابق چائے میں جراثیم کش مرکبات پائے جاتے ہیں جو منہ میں کیوٹی کا باعث بننے والے بیکٹیریا کی افزائش کو روکتے ہیں۔ اگر چائے کو باقاعدگی کے ساتھ متوازن مقدار میں استعمال کیا جائے تو کیوٹی کی شدت کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

دل کی صحت میں بہتری

چائے میں فلیوونائڈز نامی اینٹی آکسیڈنٹس پائے جاتے ہیں جو دل کی صحت کے لیے مفید سمجھے جاتے ہیں، چائے کے علاوہ یہ فلیوونائڈز سبزیوں، پھلوں، اور ڈارک چاکلیٹ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

ان اینٹی آکسیڈنٹس کو باقاعدگی کے ساتھ ہر روز استعمال کرنے سے دل کی بیماریوں، ہائی بلڈ پریشر، موٹاپے، اور ہائی کولیسٹرول لیولز کے خطرات کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ایک طبی تحقیق کے مطابق بارہ ہفتوں تک چائے کو باقاعدگی کے ساتھ استعمال کرنے سے بلڈ شوگر لیولز میں چھتیس فیصد تک کمی واقع ہوئی۔ اس کے علاوہ ایک اور طبی تحقیق کے مطابق ہر روز چائے استعمال کرنے سے دل کی بیماریوں کے خطرات میں گیارہ فیصد تک کمی آئی۔

نیند کے معیار میں بہتری

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چائے پینے سے نیند نہیں آتی، لیکن اس بات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر آپ کو رات کے وقت دیر تک بستر پر کروٹیں بدلنے سے بھی نیند نہیں آتی تو چائے کے استعمال کی عادت کو اپنائیں۔

ایک طبی تحقیق میں یہ دریافت کیا گیا ہے کہ سونے سے قبل چائے پینے سے نیند کے معیار میں بہتری آتی ہے اور بے خوابی کے عارضے سے چھٹکارا پانے میں مدد ملتی ہے۔

میٹابولزم کی رفتار میں بہتری

چائے میں موجود کیفین میٹابولزم کے پراسس کو تیز کرنے کے لیے مفید سمجھی جاتی ہے اور یہ چربی کم کرنے میں بھی مددگار ہے۔ چائے کی مدد سے ہر روز سو کیلو یوز کم کی جاسکتی ہیں۔ تاہم طبی ماہرین کے مطابق کیفین کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے کیفین کو تین سے چار سو ملی گرام تک استعمال کرنا چاہئے۔

نقصان دہ کولیسٹرول میں کمی

جسم میں دو طرح کا کولیسٹرول پایا جاتا ہے، ایک کو فائدہ مند کولیسٹرول کہا جاتا ہے، جب کہ دوسرے کو نقصان دہ، جب جسم میں نقصان دہ کولیسٹرول کی سطح میں اضافہ ہو جائے تو خون کی شریانوں کے مسائل، دل کے دورے، اور فالج کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ طبی تحقیقات کے مطابق چائے کے استعمال سے نقصان دہ کولیسٹرول کی سطح میں کمی آتی ہے۔ ایک اور طبی تحقیق کے مطابق روزانہ پانچ مرتبہ چائے استعمال کرنے سے نقصان دہ کولیسٹرول کی سطح میں گیارہ فیصد تک کمی آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چائے کے استعمال سے ان لوگوں میں بھی کولیسٹرول کی سطح کم ہو سکتی ہے جو موٹاپے اور دل کی بیماری کے خطرے کا شکار ہوں۔

چائے کے مزید فوائد کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے کسی ماہر غذاہیت سے معلومات حاصل کیا جاسکتی ہیں، کسی بھی ماہر غذاہیت سے رابطہ کرنے کے لیے آپ ہیلٹھ وائر کا پلیٹ فارم استعمال کر سکتے ہیں، کیوں

کی جلن کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے تو یقینی طور پر یہ استعمال سینے کی جلن کی ایک وجہ ہوگا، اس لیے یہ ضروری ہے اس استعمال میں کمی لاکر اس بات کو نوٹ کیا جائے کہ سینے کی جلن کی علامات میں کمی آتی ہے یا نہیں۔

نیند کے مسائل

چائے کی وجہ سے آپ کی نیند میں خلل واقع ہو سکتا ہے۔ دماغ میں میلاٹونن نامی ایک کیمیکل پایا جاتا ہے جو نیند کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ کچھ طبی تحقیقات کے مطابق چائے کے استعمال سے میلاٹونن کی افزائش نہیں ہوتی جس کی وجہ سے نیند کے مسائل لاحق ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

ذہنی دباؤ میں بے چینی میں اضافہ

چائے کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے ذہنی دباؤ، بے چینی، اور اضطراب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ طبی تحقیقات کے مطابق اگر چائے میں موجود کیفین کو دو سو ملی گرام سے کم مقدار میں استعمال کیا جائے تو ان مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، تاہم اگر یہ مقدار دو سو ملی گرام سے بڑھ جائے تو یہ مسائل لاحق ہو سکتے ہیں۔

چائے کے نقصانات کے متعلق مزید معلومات کسی ماہر غذائیت سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ آسانی کے ساتھ کسی ماہر غذائیت سے رابطہ کرنے کے لیے آپ ہیلتھ وائر کا پلیٹ فارم استعمال کر سکتے ہیں، کیوں کہ ہیلتھ وائر نے رابطوں کو بہت آسان بنا دیا ہے۔

قہوہ

قہوہ یا کافی (Coffee) دنیا میں وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا مشروب ہے۔ یہ کافی کے پودے کے بھنے اور پیسے ہوئے بیجوں سے حاصل ہوتا ہے۔ گرم یا ٹھنڈا یہ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ چائے کے مقابلے میں کافی میں کیفین کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ پینے والے کو تازہ دم کر دیتی ہے اور نیند بھگا دیتی ہے۔

قہوہ (قَهْوَة) کا لفظ عربی فعل قَهِيَ (بھوک کی کمی) سے نکلا ہے، جو حوالہ ہے اس مشروب کی بھوک دبانے کی خصوصیت کی طرف۔ عربی سے یہ لفظ عثمانی ترکوں میں رائج ہوا جہاں سے ڈچ لفظ koffie ایجاد ہوا۔ 1582ء میں ڈچ زبان سے انگریزی زبان میں کافی (coffee) کے طور پر رائج ہوا۔ کافی پیالے (coffee pot) کی اصطلاح 1705ء میں شروع ہوئی اور کافی وقفہ (coffee break) کی اصطلاح 1952ء میں مشہور ہوئی۔

قہوہ کے آغاز کی دیومالائی داستانیں

ایک داستان کے مطابق، کا اصل وطن ایتھوپیا کے علاقے کفا کے لوگوں نے پہلے قہوے کے پودے کو دریافت کیا مگر 15ویں صدی سے قبل اس بات کو کوئی ثبوت نہیں ملا۔ کہا جاتا ہے کہ خالد نام کا ایک عرب ایتھوپیا کے علاقہ کافہ میں ایک روز بکریاں چرا رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے جانور ایک خاص قسم کی بوٹی کھانے کے بعد چاق و چوبند ہو گئے تھے۔ چنانچہ اس نے اس درخت کی بیروں کو پانی میں ابال کر دنیا کی پہلی کافی تیار کی۔ یہ کہانی 1671ء سے پہلے نہیں ملتی اور اسے غیر مستند مانا جاتا ہے۔ ایک اور داستان کے مطابق شیخ عمر نے قہوہ دریافت کیا۔ ایک قدیم سلسلہ وار تاریخی مسودے (عبد القادر مسودہ) میں عمر موکا (مین) سے جلا وطن کر دیا جاتا ہے اوہ وہ زاہد سے 90 کلومیٹر دور ایک صحرائی

غار میں رہنا شروع کر دیتا ہے اتفاقاً سخت بھوک کے ہاتھوں مجبور عمر بیرری کے پتے کھاتے ہیں تو انہیں اس کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے، وہ اسے ابال کر ایک بھورے مشرب کاروپ دے کر پیتے ہیں جس سے ان کی توانائی بحال ہو جاتی ہے۔ اس جادوئی بوٹی کہانیاں جب موکا، یمن پہنچتی ہیں تو عمر کو واپس بلا لیا جاتا ہے اور انہیں ایک صوفی کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔

قہوہ کا تاریخی سفر

قہوہ کے درخت یا کافی پینے کے بارے میں ابتدائی معتبر ثبوت 15 ویں صدی کے وسط میں یمن میں احمد الغفار کی تحریروں میں ملتے ہیں۔ قہوہ کا استعمال عرب میں صوفی کے ذریعے رواج پایا جنہوں نے اسے مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لیے دیر تک جاگنے کے لیے استعمال کرنا شروع کیا۔ یمن سے قہوہ کے آغاز پر مختلف رائے ہے، جس میں ایک رائے یہ بھی ہے کہ قہوے کا پودا شاید ایتھوپیا سے براستہ بحیرہ عرب یمن پہنچا۔ ایک روایت کے مطابق قہوہ افریقہ ساحلوں سے عدن لانے والے محمد ابن سعد تھے۔ دیگر ابتدائی روایات کے مطابق شاذلیہ صوفی طریقت کے علی بن عمر نے عرب میں قہوہ متعارف کروایا۔

عرب سے یہ سلطنت عثمانیہ پہنچا اور وہیں سے یہ یورپ پہنچا اور پھر ساری دنیا میں مقبول ہو گیا۔ ایتھوپیا سے یہ کافی یمن پہنچے جہاں صوفی ازم سے وابستہ لوگ ساری ساری رات اللہ کا ذکر کرنے اور عبادت کرنے کے لیے اس کو پیتے تھے۔ پندرہویں صدی میں کافی مکہ معظمہ پہنچی، وہاں سے ترکی جہاں سے یہ 1645ء میں وینس (اطلی) پہنچی۔ 1650ء میں یہ انگلینڈ لائی گئی۔ لانے والا ایک ترک پاسکواروزی (Pasqua Rosee) تھا جس نے لندن سٹریٹ پر سب سے پہلی کافی شاپ کھولی۔ عربی کا لفظ قہوہ ترکی میں قہوے بن گیا جو اطالین میں کافے اور انگلش میں کافی بن گیا۔

فوائد

فوڈ سائنسز اینڈ نیوٹریشن میں شائع ہونے والی حالیہ تحقیق کے مطابق روزانہ صبح ایک کپ قہوہ پینے کے نتیجے میں انسانی جسم میں مثبت تبدیلیاں سامنے آتی ہیں جن میں منفی کولیسٹرول اور موٹاپے میں کمی واقع ہونا سر فہرست ہے جبکہ ماہرین کا کہنا ہے کہ قہوے کے استعمال سے متعدد قسم کے کینسر سے بھی نجات حاصل ہوتی ہے۔

غذائی ماہرین کے مطابق قہوے میں کیفین کی مقدار پائی جاتی ہے، کیفین کے سبب بھوک میں کمی واقع ہوتی ہے اور جسم سے مضر صحت مادوں کا صفایا ممکن ہوتا ہے لہذا صحت پر مختلف قسم کے قہوے مختلف طرح سے اثر انداز ہوتے ہیں جن سے متعلق چند اقسام مندرجہ ذیل درج ہیں:

دار چینی کا قہوہ: غذائی ماہرین کے مطابق دار چینی سے بنا قہوہ گلے کی خراشوں، نزلہ، زکام اور کھانسی کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے، اس کی تاثیر بڑھانے کے لیے اگر اس میں شہد بھی شامل کر لیا جائے تو ایک دن میں تین پیالیوں سے ہی علاج ممکن اور شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔

لیموں اور شہد سے بنا قہوہ: ماہرین جڑی بوٹیوں کے مطابق سردی لگنے سے بچاؤ کے لیے سبز چائے میں اگر لیموں اور شہد ملا کر استعمال کیا جائے تو ”بیڈ کولڈ“ یعنی موسمی نزلے زکام اور سردی سے بچا جاسکتا ہے۔

کیمومائل سے بنا قہوہ: کیمومائل کے پھولوں سے بنا قہوہ بے خوابی کا بہترین علاج ہے، کیمومائل کے پھول اگر میسر نہ ہوں تو مارکیٹ میں ٹی بیگ کی شکل میں ملنے والی کیمومائل پتی کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ہلدی اور ادراک سے بنا قہوہ: ہلدی اور ادراک کا قہوہ پینے کے نتیجے میں موسمی الرجیز، سائنس، سانس کی بندش، مٹی سے ہونے والی الرجی سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

پودینے سے بنا قہوہ: پودینے کی سبز پتیوں سے بنے قہوے کا استعمال اچھا کارآمدترین علاج ہے، اس کے استعمال سے پھولا ہوا پیٹ منٹوں میں ٹھیک ہو جاتا ہے جبکہ گیس، بدضمی اور بھاری پن کا علاج بھی ممکن ہوتا ہے۔

ادراک سے بنا قہوہ: صرف ایک جڑی بوٹی ادراک سے بنے قہوے کا استعمال سردرد کا منٹوں میں علاج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ادراک سے بنے قہوے کے استعمال کے نتیجے میں پیٹ کی چربی سے بھی چھکارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سادہ سبز چائے: سادہ سبز چائے جہاں بے شمار فوائد کی حامل ہے وہیں اس کے باقاعدگی سے استعمال کے نتیجے میں ایکٹی، کیل مہاسوں سے بچاؤ اور ان کی افزائش میں کمی ممکن ہوتی ہے۔

بائسل (ٹلسی) کے پتوں سے بنا قہوہ: عام گھروں اور پارکس میں لگے پودے ٹلسی کے پتوں سے بنے قہوے کے استعمال کے نتیجے میں ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے، ٹلسی کے پتوں سے بنا قہوہ خوشی محسوس کروانے والے ہامونز کو متحرک کرتا ہے اور فکر مندی، ذہنی دباؤ، پٹھوں سے کھنچاؤ سے نجات دلاتا ہے۔

کافی پینے کے حیران کن فوائد اور نقصانات

کیفین، دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا نفسیاتی مادہ، کافی کا سب سے مشہور جزو ہے۔ انسانی جسم پر اس کے فائدہ مند اثرات پر کافی تحقیق کی گئی ہے، لیکن مجموعی طور پر کافی ایک پیچیدہ مشروب ہے جس میں ہزار مختلف مادے ہوتے ہیں۔

کچھ مطالعات کا کہنا ہے کہ ڈی کیف اور کیفین والی کافی کے صحت پر ایک جیسے اثرات ہو سکتے ہیں اور یہ تجویز کرتے ہیں کہ یہ وہ کیفین نہیں ہے جو کافی کے زیادہ تر صحت کے فوائد کے لیے ذمہ دار ہے۔

کافی ہر جگہ ہے۔ یہ دنیا کا سب سے مشہور مشروب ہے، اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ لوگ اسے اتنا پسند کرتے ہیں۔ کافی 1000 سال سے زیادہ عرصے سے ہے اور دنیا بھر کی بہت سی ثقافتوں میں ایک محرک کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے۔

آج کافی کی بہت سی قسمیں ہیں، لیکن سب میں ایک چیز مشترک ہے، وہ مزیدار اور بہت نشہ آور کیفین ہیں۔ اس مضمون میں، ہم آپ کو کافی، اس کے فوائد، نقصانات اور دیگر دلچسپ حقائق کے بارے میں جاننے کے لیے درکار ہر چیز کا بتائیں گے۔

کافی کے بارے میں تحقیق اور انسانوں کے لیے اس کے فوائد اور نقصانات کہیں بھی ختم نہیں ہوئے، لیکن یہاں اس کی فہرست ہے جو ہم اس وقت جانتے ہیں۔

کافی پینے کے فوائد

1- کافی جسمانی کارکردگی کو بڑھاتی ہے

ورزش سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ایک کپ بلیک کافی پی لیں اور آپ کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے۔ کیفین آپ کے خون میں ایڈرینالین کی سطح کو بڑھاتی ہے۔ ایڈرینالین آپ کے جسم کا ”لڑائی یا پرواز“ ہارمون ہے

دوران اسے پینا نہیں روک سکتے تو کم از کم اپنی کافی کی مقدار کو دن میں ایک کپ تک کم کریں۔

2- بے خوابی کا سبب بن سکتی ہے

بہت سے لوگ ذائقہ، بو اور محرک اثرات سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو صبح کے وقت ایک کپ کافی فراہم کرتی ہے، تاہم دوسروں کے لیے یہ اثرات ناپسندیدہ بھی ہو سکتے ہیں۔

ان افراد کے لیے جو کافی کے استعمال سے سردرد یا نیند کے مسائل کا شکار ہیں، اس کا ایک حل یہ ہو سکتی ہے کہ اس کی بجائے ڈی کیفین والی یا کم کیفین والی کافی مصنوعات پر جائیں۔ یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ زیادہ دیر تک جاگنا صحت کے لیے برا ہے۔

3- دل کے لیے برا ہو سکتی ہے

کافی میں کئی قسم کے مرکبات ہوتے ہیں، کچھ جو آپ کے جسم کے لیے اچھے ہوتے ہیں اور دوسرے جو آپ کے دل کی بیماری کا خطرہ بڑھا سکتے ہیں۔ ان مادوں میں کیفین، تھیوبرومین، اور پولیفینول شامل ہیں جو آپ کی خون کی شریانوں کو صحت مند رکھنے میں مدد کرتے ہیں لیکن جب بڑی مقدار میں لیا جائے تو اسی دوران خون کے نظام میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

تاہم اگر آپ کو کارڈیک اریٹھمیا کی خرابی ہے تو آپ کو کافی کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے یا کم از کم کم کرنا چاہئے۔

4- ہڈیوں کو مزید نازک بناتا ہے

کافی کے کچھ منفی ضمنی اثرات بھی ہوتے ہیں جنہیں عام طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ روزانہ 5 کپ سے زیادہ پینا خواتین اور مردوں میں فریکچر کے مسئلے ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کیفین پیشاب کے ذریعے خارج ہونے والے کلسیم کی مقدار کو بڑھا سکتی ہے۔

5- اسہال کو خراب کر سکتی ہے

کافی حرکت کی وجہ سے ہونے والی متلی میں مدد کر سکتی ہے، لیکن اگر آپ کو اسہال ہے تو یہ آپ کی حالت کو مزید خراب کر سکتی ہے۔ اگر آپ کو اس طرح کی علامات کا سامنا ہو یا کسی مسئلے کی وجہ سے آپ کو غذا پر عمل کرنے کی ضرورت ہو تو آپ کو کافی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ایک درستی

بعض مضمون نگار اور قارئین حضرات و خواتین اپنے مضامین، خطوط اور رپورٹس میں ”بفضلہ تعالیٰ“ کے الفاظ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اگر تو ان الفاظ کے استعمال سے قبل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اس کے افضال کا ذکر ہو رہا ہو تو پھر تو ان الفاظ میں ”ہاء“ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر ”بفضلہ تعالیٰ“ کی جگہ ”بفضل اللہ تعالیٰ“ لکھنا درست ہوگا۔

اسی طرح بعض دوست حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ”ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز“ یعنی بنصر کے ساتھ ”ہاء“ کے بغیر لکھتے ہیں جبکہ ”ہاء“ کے ساتھ ”بنصرہ“ لکھنا درست ہے۔ جس میں ”ہاء“ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔

کالتور نہیں ہو سکتی ہے۔ متعدد مطالعات سے پتا چلا ہے کہ کوئی شخص جتنی زیادہ کافی پیتا ہے، اس کے ڈپریشن کا خطرہ اتنا ہی کم ہوتا ہے۔

6- دل کی صحت کو بہتر بناتی ہے

کافی دل کی بیماری سے بچانے اور دل کی صحت کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتی ہے۔ دل کی بیماری دنیا بھر میں موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ دل کی صحت کی حفاظت کرتے ہوئے، کافی موت کے خطرے کو بھی کم کر سکتی ہے۔

جو لوگ روزانہ تین سے پانچ کپ کافی پیتے ہیں ان میں دل کی بیماری کا خطرہ 15 فیصد کم ہوتا ہے۔ 21,000 سے زیادہ لوگوں پر 2021ء کے ایک اور بڑے مطالعے نے ان نتائج کی تائید کی اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کافی کے زیادہ استعمال سے دل کی ناکامی کے خطرے میں نمایاں کمی واقع ہوتی ہے۔ اس سے بلڈ پریشر بھی کم ہو سکتا ہے۔

7- جلد کی صحت کو بہتر بناتی ہے

کافی آپ کی جلد کے لیے بھی فوائد رکھتی ہے۔ کافی کی پھلیوں میں کیفین اور پولی فنول جیسے کلوروجینک ایڈز ہوتے ہیں جو سوزش اور اینٹی میکروبیئل اثرات رکھتے ہیں اور فونو گرانی سے بچاتے ہیں۔

مانع کافی کو جلد پر یا زمین سے بنے اسکرپ کے طور پر لگانے سے جلد کے مسائل جیسے اگزما، سوریا س اور ایکٹی میں مدد مل سکتی ہے۔ کافی کا استعمال، میل سیل کارسینوما کے کم خطرے سے بھی منسلک ہے، جو جلد کا ایک عام کینسر ہے۔

8- پارسنسن کی بیماری کے خطرے کو کم کرتی ہے

پارسنسن کی بیماری ایک ترقی پسند اعصابی حالت ہے جو حرکت اور توازن کے ساتھ مسائل کا باعث بنتی ہے۔ الزائمر کی طرح، اس کا کوئی علاج نہیں ہے، لیکن بیماری کے بڑھنے کو سست کرنے کے لیے علاج موجود ہیں۔

تاہم 2020ء کے جائزے کے مطابق، باقاعدگی سے کافی پینے والوں میں اس بیماری کا خطرہ نمایاں طور پر کم ہوتا ہے۔ یہ بیماری کے بڑھنے کو بھی سست کر سکتی ہے۔

9- توانائی کی سطح کو بڑھاتی ہے

کافی محرک کیفین سے بھرپور ہوتی ہے۔ کیفین کو اعتدال سے لینے سے آپ کی توانائی کی سطح بڑھ سکتی ہے کیونکہ یہ آپ کے میٹابولک ریٹ کو بڑھاتی ہے اور دماغ میں توانائی کے اخراج کے لیے ذمہ دار ہارمون ایڈرینالین کے اخراج کو بڑھاتی ہے۔

کافی پینے کے نقصانات

1- اگر آپ حاملہ ہیں تو دن میں ایک کپ سے

زیادہ نہ پیئیں

جنین پر کافی کے اثرات کے بارے میں مطالعہ متنازعہ رہا ہے، لیکن ایک بات یقینی ہے: اگر آپ حاملہ ہوتے وقت کافی پیتے ہیں، تو کیفین جنین تک بھی پہنچ جائے گی، اور آپ کا بچہ کیفین کے لیے انتہائی حساس ہے۔ لہذا، اگر آپ ایک ہیوی ویٹ کافی پینے والے ہیں اور حمل کے



جو آپ کو جسمانی مشقت کے لیے تیار کرنے میں مدد کرتا ہے۔

2- کافی آپ کو وزن کم کرنے میں مدد کر سکتی ہے

کافی میں میگنیشیم اور پوٹاشیم ہوتا ہے، جو انسانی جسم کو انسولین کے استعمال میں مدد کرتا ہے، خون میں شوگر کی سطح کو منظم کرتا ہے اور آپ کی میٹھی کھانوں اور اسٹیکس کی خواہش کو کم کرتا ہے۔ کیفین چربی کے خلیوں کو جسم کی چربی کو توڑنے اور تربیت کے لیے بطور ایندھن استعمال کرنے میں مدد کرتی ہے۔

مطالعات نے ثابت کیا ہے کہ کافی کیلوریز کی مقدار اور بھوک کو کم کر کے وزن کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ دن میں دو یا تین کپ کافی پیتے تھے ان کے جسم میں چربی کافی نہیں پینے والوں کے مقابلے میں کافی کم تھی۔ مزید برآں، یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کافی میں موجود کیفین سوزش اور درد کو کم کرتی ہے، جس سے وزن کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

3- دماغی صحت کو فائدہ پہنچا سکتی ہے

کافی پینے سے کئی صحت کے فوائد ہوتے ہیں، بشمول ڈیمینشیا، الزائمر کی بیماری اور پارسنسنز کی بیماری کے خطرے کو کم کرنا۔ محققین کا خیال ہے کہ یہ کافی میں موجود اینٹی آکسائیڈنٹ خصوصیات یا ڈوپامائن نامی نیورو ٹرانسمیٹر کی سطح کو بڑھانے کی صلاحیت کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ بد قسمتی سے، یہ کافی کو بھی نشہ آور بنا سکتی ہے۔

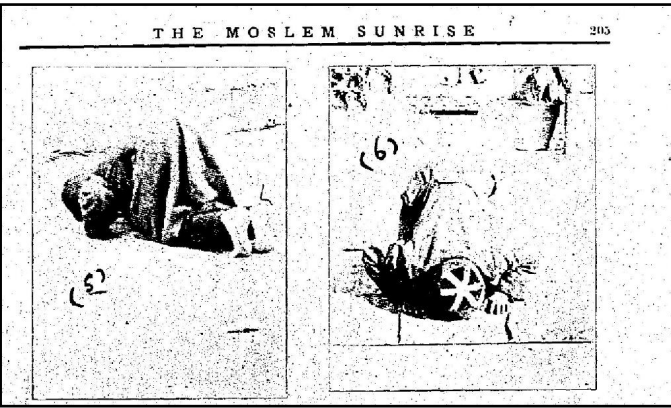
4- ممکنہ طور پر ڈپریشن کے خطرے کو کم کرتا ہے

اگر آپ مایوسی کا شکار ہیں تو ایک کپ کافی آپ کو خوشی دے گی۔ ایسا لگتا ہے کہ کافی کے بہت سے فوائد ہیں، اور بہت سے مطالعے اسے زیادہ مثبت موڈ اور ڈپریشن سے متعلق علامات کو کم کرنے کے طریقوں سے جوڑتے ہیں۔ ایک تحقیق میں ان افراد کا موازنہ کیا جاتا ہے جو اوسطاً دن میں کافی پیتے ہیں اور جو کیفین نہیں پیتے ہیں۔

5- ڈپریشن کو کم کرنے میں مدد کرتی ہے

وہ پک می اپ جو آپ کو جھاگ دار کیپو چینو سے ملتا ہے وہ آپ کے تخیل

سوسال قبل کا الفضل



26 فروری 1923ء دو شنبہ (سوموار)

مطابق 19 رجب 1341 ہجری

صفحہ اول پر مدینۃ المنج کی خبروں میں تحریر ہے کہ ”حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ پٹھان کوٹ سے پھیر و چچی تشریف لے آئے ہیں جہاں روزانہ ڈاک قادیان سے دستی حضور میں پہنچتی ہے۔“

صفحہ اول و دوم پر بعض نظارتوں کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ رپورٹ صیغہ تالیف و اشاعت کے تحت ”مقامی تبلیغ“ کے زیر عنوان تحریر ہے۔

”قادیان کی جماعت کے اکثر غرباء جمعرات اور جمعہ کے دن قادیان کے گرد و نواح کے قریباً بیس گاؤں میں پھیل جاتے ہیں اور نماز جمعہ کے بعد وہ اپنی رپورٹیں ناظر تالیف و اشاعت کو سناتے ہیں۔ اس تجویز سے قادیان کے ہمسایہ دیہات میں احمدی جماعت کی طرف ایک عام توجہ ہو گئی ہے۔ زیر رپورٹ ہفتوں میں 26 آدمیوں نے بیعت بھی کی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے کہ عنقریب بعض گاؤں کے گاؤں جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ کام چار ماہ سے شروع ہے۔ ایک سو سے اوپر اشخاص اس طرح داخل بیعت ہو چکے ہیں۔ ابھی تک سوائے پادریوں کے کسی سے مباحثہ نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی پبلک تقریر ہوئی نہ ہی کوئی دنگنا فساد ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ایماں اور مشورہ سے ناظر تالیف و اشاعت مبلغین کو جو ہدایات دیتے ہیں، ان پر وہ لوگ عمل کرتے ہیں۔“

مذکورہ بالا نظارت کی رپورٹ کے تحت ہی زیر عنوان ”امریکہ کی چٹھی“ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ایک رپورٹ محررہ 16 جنوری 1923ء شائع ہوئی ہے۔ آپ نے اس چٹھی میں تحریر فرمایا:

”شہر نیویارک کے ایک بڑے گرجا میں شام کی نماز میں آئندہ کے واسطے صرف موسیقی یعنی بجانا اور گانا رکھا گیا۔ آئندہ شام کوئی دعایا و عظ نہ ہو گا۔ اس ملک میں عموماً گرجوں کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ موزوں خوش الحان گیتوں کے ذریعہ سے قلب کی صفائی پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ لمبے لیکچر دیئے جائیں۔ مسلمانوں میں بعض صوفیاء بھی اس طرف مائل ہوئے ہیں لیکن باشریعت علماء کے درمیان خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنے یا شعر خوانی سے آگے قدم نہیں بڑھا۔ حضرت مسیح موعود کی مجلس مبارک میں بھی بعض دفعہ سے خوش الحانی سے اشعار پڑھے جاتے تھے۔ ایک دفعہ جب حضور کی نظم پڑھی جا رہی تھی۔ فرمایا ”بعض دفعہ دلوں کے قفل اس سے بھی کھل جاتے ہیں۔“ غالباً مراد غفلت کے قفل تھی۔۔۔

اتوار کی صبح کو مسجد میں دو رکعت نماز تعلیمی پڑھی گئی۔ جس کی غرض نو مسلموں کو نماز سکھانا ہے اور جلسہ میں تقریر آنحضرت ﷺ کی عظمت پر ہوئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس رپورٹ میں نو مسلم افراد جماعت کو نماز سکھانے کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب امریکہ میں ”مسلم سن رائزر“ نامی جو رسالہ شائع کرتے تھے، اُس میں ان کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ نو مسلموں کو اسلام اور سلسلہ سے واقفیت پیدا ہو۔ چنانچہ ”مسلم سن رائزر“ کے اپریل تا جولائی 1923ء کے شمارہ میں صفحہ 203 تا 206 پر حضرت مفتی صاحب نے نو مسلموں کو تصویری شکل میں نماز پڑھنے کا عملی طریقہ بتایا ہے۔ یہاں اس امر کے ذکر کا مقصد یہ ہے کہ نماز سکھانے کے لیے جس بچے کی تصاویر دی گئیں ہیں وہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہیں۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحب نے تصاویر کے فٹ نوٹ میں تحریر فرمایا کہ

”The lad posing for prayer is Mirza Nasir Ahmad“

تبصرہ ہذا میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی مذکورہ تصاویر دی جا رہی ہیں۔

بعد ازاں حضرت میر محمد اسحاق صاحب افسر صیغہ لنگر خانہ کی جانب سے رپورٹ لنگر خانہ بھی شائع ہوئی ہے۔

صفحہ 13 اور 4 پر ادارہ درج ذیل عناوین پر مشتمل ہے:

1- حضرت مسیح موعود کے احسانات اسلام کے فرزندوں پر 2- مرکزی خلافت کمیٹی میں اسراف

دوسرے عنوان کے تحت اخبار نے علی گڑھ گزٹ کے 9 فروری کے شمارہ میں شائع اس رپورٹ کے بعض اقتباسات نقل کیے ہیں جو ترکی میں خلافت کے بارہ میں مقرر کردہ کمیشن نے لکھی۔ اس رپورٹ میں کمیشن نے ترکی میں انسانوں کی قائم کردہ خلافت کے متعلق بعض انکشافات کیے ہیں۔

صفحہ 5 اور 6 پر مولانا جلال الدین صاحب شمس کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آپ نے 13 جنوری 1927ء کو ہونے والے مباحثہ ساگر پورہ کے متعلق ذکر کیا ہے۔ اس ذکر کی وجہ یہ ٹھہری کہ اس مباحثہ میں شامل سنی مناظر نے اخبار اہل سنت والجماعت کے شمارہ 28-29 میں اس مناظرہ کی روداد تحریر کی لیکن اس روداد میں بہت سے دوران حقیقت امور بیان کیے۔ چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب نے اس مباحثہ کی مختصر روداد تحریر کی اور لکھا کہ ”کیا سنی مناظر صاحب اس بات پر حلف اٹھانے کے لیے تیار ہیں کہ جو کچھ انہوں نے اپنی تقریر میں اور میرے جوابات لکھے ہیں، بعینہ یہی تھے۔“

اسی طرح مولانا شمس صاحب کے صفحہ 6 پر دو مختصر مضامین زیر عنوان ”مہاشہ صاحبان جواب دیں۔ تسلی بخش جواب دینے پر پانچ صد روپیہ انعام“ اور ”عیسائی صاحبان جواب دیں“ شائع ہوئے ہیں۔

اول الذکر مضمون میں ستیارتھ پر کاش میں مذکور بعض عقائد کے متعلق سوالات کیے ہیں جبکہ ثانی الذکر مضمون میں تثلیث کے بقیہ صفحہ 6 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 19 فروری 2023ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

محترمہ امہ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم لیتیق احمد کھوکھر صاحب مرحوم (لندن)

3 فروری 2023ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت قاضی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور مکرم قاضی عبد السلام بھٹی صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے جلنگھم اور کرائسٹن میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت رابعہ اور پھر خلافت خامسہ میں بھی کچھ عرصہ ڈاک ٹیم میں خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، غرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک مخلص بزرگ خاتون تھیں۔ بچوں کی پرورش انتہائی محنت اور لگن سے کی۔ آپ کے سب بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ پہلے شوہر کی وفات کے بعد آپ نے مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب کے ساتھ عقد ثانی کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے اور 7 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب (رضا کار کارکن و کالت تبشیر یو کے) اور مکرم ولید احمد صاحب (لا سبریرین آفتاب خان لائبریری بیت الفتوح یو کے) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم میر ظہیر الدین صاحب ابن مکرم میر نور الدین صاحب (المعروف واپڈا والے۔ ربوہ)

29 اکتوبر 2022ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ آپ کے دادا حضرت مولوی الف دین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے تقریباً 19 سال دارالنصر وسطی ربوہ میں صدر مرحلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صدارت سے قبل آپ کو بطور زعمیم انصار اللہ، سیکرٹری امور عامہ اور دیگر شعبوں میں بھی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ایک نیک، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ واقفین زندگی اور مر بیان کی بہت عزت کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بھتیجے مکرم میر صلاح الدین صاحب مر بنی سلسلہ آجکل یو کے میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

2- مکرمہ امتہ النصیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترمہ صوفی عنایت اللہ صاحب مرحوم معلم وقف جدید (ربوہ)

11 نومبر 2022ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت چوہدری علی محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت میاں غلام دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، مالی قربانی میں پیش پیش، بہت غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور الفضل کار و زمانہ مطالعہ کرتیں اور اپنے بچوں کو سنایا کرتی تھیں۔ آپ کے خاوند معلم وقف جدید تھے اس لئے آپ ان کے ساتھ مختلف دیہات میں بچیوں کو قرآن مجید ناظرہ اور نماز با ترجمہ پڑھاتی رہیں اور اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ ایک واقف زندگی معلمہ کی طرح کام کرتی رہیں۔ محلہ طاہر آباد ربوہ میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ چھ سال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں اور آگے ان کی اولادیں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم برکت اللہ صاحب و کالت تبشیر اسلام آباد یو کے میں اور دوسرے بیٹے مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نظارت علیاء ربوہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

3- مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب (علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

26 دسمبر 2022ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ آپ نے جوانی میں خود تحقیق کر کے بیعت کی تھی۔ عزیز رشتہ داروں نے بہت دباؤ ڈالا اور ساتھ چھوڑ دیا۔ پہلی بیگم نے بھی علیحدگی اختیار کر لی لیکن آپ احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ اپنے علاقے کے معروف معالج تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بہت شفاء رکھی تھی۔ صوم و صلوة اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، شفیق، ملنسار، نرم مزاج، بہت مخلص اور نیک فطرت انسان تھے۔ ایک علمی ذوق رکھنے والے بہترین داعی الی اللہ بھی تھے۔ مقامی سطح پر صدر جماعت کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم 19 دن اسیر راہ مولا بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

4- مکرم رفیق احمد صاحب (حیدرآباد۔ انڈیا)

4 مارچ 2022ء کو بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ مرحومہ پجگانہ نمازوں کے پابند اور حتی الوسع نماز تہجد کا التزام کرنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ پختہ تعلق تھا۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ صدر حلقہ کے علاوہ بعض اور عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ والدین اور ایک بھائی شامل ہیں۔

5- مکرمہ سعیدہ بیٹ صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد بٹ صاحب (کراچی)

یکم مئی 2022ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ آپ صوم و صلوة اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، دعاگو، خوش اخلاق ایک نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ چھوٹی عمر سے ہی خدمت دین میں بڑی فعال رہیں اور لاہور اور کراچی میں مقامی سطح پر صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر بہت عمدہ رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

6- مکرم Saindo Shafi صاحب (REUNION-آئی لینڈ)

گزشتہ دنوں 49 سال کی عمر میں بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ آپ 2012ء میں ایم ٹی اے کے ذریعہ ”مایوٹ“ میں احمدی ہوئے تھے اور بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ گزشتہ سات ماہ سے ”ری یونین“ میں بغرض علاج قیام پذیر تھے اور وہیں آپ نے وفات پائی۔

گیانا جماعت میں دوسرا سالانہ جلسہ سیرۃ النبیؐ



میگیل (Ronald McGarrell) صاحب اور پاسٹر وینڈل جیفری (Wendell Jeffrey) صاحب، پولیس سے کانسٹیبل انڈریو سمارٹ (Andrew Smart) اور این سی این سے ناظم حسین صاحب شامل ہوئے۔

تقریر کے بعد ان معزز مہمانوں نے پیغامات پیش کئے اور جماعت کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا کہ اس پروگرام سے انہیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اس کے بعد ایسے تمام افراد جنہوں نے جماعت کی طرف سے آن لائن کورس مکمل کر کے امتحان دیا تھا ان میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے۔ کچھ سرٹیفکیٹ خاکسار نے دیئے باقی ماندہ سرٹیفکیٹ جارج ٹاؤن کے میسر پنڈٹ اور ابراج نارائن صاحب نے تقسیم کئے۔

شاملین میں تقریباً 30 کتب مفت تقسیم کی گئی۔ پروگرام کے بعد مہمانوں کے لئے ظہرانہ کا بھی انتظام تھا جو ایک بچے سخیل احمد آف کینیڈا کا عقیقہ تھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنانے اور دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ دکھانے کی توفیق دے۔ انہوں اور غیروں کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت پیدا ہو۔ آمین اللہم آمین

اس کے لئے احباب جماعت، غیر احمدی مسلمان اور غیر مسلم زیر تبلیغ دوستوں کو دعوت نامے دیئے گئے۔ سوشل میڈیا پر اشتہار بھی چلایا گیا جس کے ذریعہ ایک لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

اس سال جلسہ پر مندرجہ ذیل تقاریر کی گئیں: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں انقلاب“ پر تقریر زیر تعلیم متعلم مکرم جاذب سمندر صاحب نے کی۔ دوسرے زیر تعلیم متعلم مکرم مظفر کیوسی مک طر صاحب نے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و استقلال پر“ تقریر کی۔ تیسری تقریر ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفات باری تعالیٰ“ کے موضوع پر تھی، جو مکرم فہد پیرزادہ صاحب مبلغ لندن نے کی۔ جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقابلی جائزہ لیا اور اس بات پر روشنی ڈالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات کے زندہ مظہر تھے۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر روشنی ڈالی۔ خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ معجزہ جو قرآن کے صورت میں ہے اور جس کی بدولت روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور خدا سے مکالمہ و مخاطبہ کا انعام ملتا ہے۔ اسلام میں لاکھوں لوگ اس انعام سے فیض یاب ہوئے اور سب سے بڑھ کر اس زمانے کے مجدد اور صلح یعنی حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی مثال پیش کی ہے کہ آپ کو بھی مکالمہ و مخاطبہ کا انعام اسی بدولت نصیب ہوا ہے اور یہ انعام مکالمہ و مخاطبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہر کسی کو مل سکتا ہے اور یہ سب سے بڑا معجزہ ہے۔

اس جلسہ پر 85 کے قریب مرد و زن شامل ہوئے۔ جن میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی مسلمان اور غیر مسلم افراد بھی شامل تھے۔ ان میں کچھ اہم شخصیات بھی تھیں جن میں جارج ٹاؤن کے میسر پنڈٹ اور ابراج نارائن (Ubraj Narine) صاحب، دوپادری حضرات پاسٹر رائٹ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور سوانح مسلمانوں کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے بغیر اسلام کی تعلیم مکمل نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کے محبت پانے کی تعلیم دی ہے اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٢﴾

(آل عمران: 32)

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت جہاں مسلمانوں کے لئے اہم اور ضروری ہے وہاں غیر مسلمانوں کے لئے بہترین تبلیغ کا ذریعہ بھی ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں خوبصورت اخلاق سے لوگوں کے دل جیتے، اسی طرح آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی خوبصورت حیات کی باتیں اپنوں اور غیروں کو مقناطیسی قوت کی طرح کھینچتی ہیں۔

چنانچہ انہی اہم مقاصد کی خاطر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ جات منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ جہاں مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک حیات کو اپنی زندگی کے لئے نمونہ بنائیں، وہاں غیر مسلم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ سیرت سے آگاہی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیانا جماعت کو مورخہ 17 جنوری 2023ء کو دوسرا سالانہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ۔ یہ جلسہ گیانا کی نیشنل لائبریری میں رکھا گیا۔

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ 12

7- مکرم ناصر خان صاحب (بائسہ صوبہ بنگال۔ انڈیا)

کچھ عرصہ قبل 71 سال کی عمر میں بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ آپ نے 1965ء میں بیعت کی تھی۔ اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ بہت مہمان نواز اور اچھے اخلاق کے مالک ایک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رشید احمد خان صاحب معلم سلسلہ آجکل نظارت اصلاح و ارشاد جنوبی ہند میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

8- مکرم سید اقبال احمد جواد صاحب ابن مکرم سید عبد الحفیظ صاحب مرحوم (بنگلور کرناٹک۔ انڈیا)

گزشتہ دنوں بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد کے ذریعہ آئی۔ مرحوم صوم و صدقہ کے پابند تھے۔ گزشتہ نو سال سے بیمار چلے آرہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

9- مکرم وسیم زار احمد صاحب (دولور ہیمپٹن۔ یو کے)

4 جنوری 2023ء کو بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ مرحوم سکول ٹیچر تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتی تھیں۔ مقامی لجنہ کے ساتھ بھر پور تعاون کرتی رہیں۔ صوم و صدقہ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، مالی قربانی میں حصہ لینے والی، ایک غریب پرور ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔

10- عزیزم فارس احمد بھٹی ابن مکرم شمیم احمد بھٹی صاحب (جرمنی)

16 جنوری 2023ء کو 12 سال کی عمر میں گھٹیا لیاں (ضلع سیالکوٹ) میں ایک موٹر سائیکل حادثہ میں وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ عزیز پانچ وقت کا نمازی اور مسجد سے بہت لگاؤ رکھتا تھا۔ تنظیمی کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتا تھا۔ چندہ خود اپنی جیب خرچ سے ادا کیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

DAILY ONLINE ALFAZL LONDON



اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھیجوائیں

+44 79 5161 4020

info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسیوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں



اور لاء گریجویٹ بھی ہیں۔ ڈاکٹر سید
بشارت نامور غیر ملکی یونیورسٹیوں
سے دو پی ایچ ڈی اور جرمنی سے
پوسٹ ڈاکٹریٹ کے علاوہ مختلف
اعزازات حاصل کرنے والے واحد
کشمیری بھی ہیں۔

آپ حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے
پوتے ہیں۔ آپ کے والد مرحوم مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفیؒ مستجاب
الدعوات بزرگ اور کشمیر کی ایک معزز اور معروف علمی شخصیت تھے۔ دعا کی
درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو مکرم ڈاکٹر صاحب، ان کے خاندان
اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور باعث برکت بنائے اور
مزید اعزازات کا پیش خیمہ بنائے نیز آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

ایک سبق آموز بات

مضامین لکھا کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے مجلس انصار سلطان
القلم کے چیئرمین سے مضامین لکھنے والوں کی تعداد بارے استفسار پر
فرمایا: مزید لکھنے والے تلاش کریں۔ اپنے لکھنے والوں سے کہیں کہ
وہ۔۔۔ مضامین لکھا کریں۔

(دورہ امریکہ 2022ء رپورٹ مکرم عبد الماجد طاہر قسط 19 حصہ اول صفحہ 5 الفضل آن لائن)
(مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

طلوع وغروب آفتاب

25 فروری 2023ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:28	18:23
مدینہ منورہ	05:30	18:22
قادیان	05:40	18:23
ربوہ	05:19	18:03
اسلام آباد ملتان	05:27	17:36

مرسلہ: کولمبس خان۔ جرمنی

ایک احمدی پروفیسر ڈاکٹر سید بشارت احمد کے لیے ایک اعزاز

ریسرچ انٹرپرائز کی صحت کو بڑھانے کے لیے، سائنس اور انجینئرنگ
میں سالمیت اور باہمی تعاون کو فروغ دینا اور انسانی حالت کو بہتر بنانے کے
مقصد سے سائنس کے بارے میں عوام کی سمجھ کو فروغ دینا۔
سگما Xi میں خوش آمدید! اب آپ ایک عالمی برادری کا حصہ ہیں جو
سوسائٹی کے مشن کے لیے پرعزم ہے۔ سگما Xi میں رکنیت آپ کو ریسرچ
کمپنی میں ایک غیر معمولی شراکت دار کے طور پر ممتاز کرتی ہے اور آپ
کے کیریئر کو سپورٹ کرنے کے بے شمار مواقع فراہم کرتی ہے۔ یہ الفاظ
نامزدگی کی تحریر میں درج ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب طویل عرصہ جرمنی کے کولون
ریجن کے امیر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے 31 سے زائد بین الاقوامی سائنسی
اور شہری تنظیموں کے تاحیات رکن ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا ہے۔ آپ
جرمنی میں مقیم ہیں اور آسٹریا میں ایک گلوبل ڈیجیٹل کمپنی کے ریسرچ اینڈ
ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں سینئر کارپوریٹ سائنسٹ کے طور پر کام کر
رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جرمنی کے عدالتی نظام میں اعزازی جج کے طور پر
بھی کام کر رہے ہیں۔ اپنی پیشہ ورانہ قابلیت کے علاوہ آپ آرٹس، سائنس

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شار
مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ صاحب کو دنیا کی سب سے قدیم اور
سب سے بڑی امریکن بین الاقوامی اور بین الضابطہ سائنسی سوسائٹی، سگما
Xi۔ دی سائنٹفک ریسرچ آئرسوسائٹی کی طرف سے اس کے مستقل رکن
کے طور پر نامزد کیے جانے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ یہ سائنٹفک ریسرچ آئرس
سوسائٹی سال 1886ء میں کارنیل یونیورسٹی USA میں قائم ہوئی ہے۔
آپ کی قابل ذکر علمی کامیابیوں اور اپنے شعبہ سے متعلق علم و تحقیق میں
قابل قدر اور نمایاں اضافہ کرنے کے اعتراف میں، یہ ہماری خوشی ہے
کہ آپ کو سگما Xi، The Scientific Research Honor Society
میں مکمل رکنیت کے لیے نامزد کیا گیا اور اس سائنسی تنظیم کی
اعلیٰ سطحی رکنیت سے نوازا گیا۔ دنیا کے سب سے بڑے بین الضابطہ سائنسی
معاشرے کے طور پر سگما Xi سوسائٹی سائنسدانوں اور محققین کو ان
اقدار کے لیے تسلیم کرتی ہے جن میں 200 سے زیادہ نوبل انعام یافتہ بھی
شامل ہیں۔ سب ایک ہی مشن کے تحت اکٹھے ہو رہے ہیں کہ:

فقہی کارنر

قصر نماز کا تعلق صرف خوف کے ساتھ نہیں بلکہ سفر کے ساتھ ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے قاضی امیر حسین صاحب نے کہ میں اوائل میں اس بات کا قائل
تھا کہ سفر میں قصر نماز عام حالات میں جائز نہیں بلکہ صرف جنگ کی حالت میں فتنہ کے خوف کے وقت جائز ہے اور اس معاملہ میں مولوی صاحب
(حضرت خلیفہ اول) کے ساتھ بہت بحث کیا کرتا تھا۔ قاضی صاحب نے بیان کیا کہ جن دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گورداسپور
میں مقدمہ تھا ایک دفعہ میں بھی وہاں گیا۔ حضرت صاحب کے ساتھ وہاں مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول) اور مولوی عبد الکریم صاحب بھی
تھے۔ مگر ظہر کی نماز کا وقت آیا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ قاضی صاحب آپ نماز پڑھائیں۔ میں نے دل میں پختہ ارادہ کیا کہ آج مجھے موقع ملا ہے میں
قصر نہیں کروں گا۔ بلکہ پوری نماز پڑھوں گا تا اس مسئلہ کا کچھ فیصلہ ہو۔ قاضی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ ارادہ کر کے ہاتھ اٹھائے کہ قصر
نہیں کروں گا۔ حضرت صاحب میرے پیچھے دائیں طرف کھڑے تھے۔ آپ نے فوراً قدم آگے بڑھا کر میرے کان کے پاس منہ کر کے فرمایا قاضی
صاحب دو ہی پڑھیں گے نا؟ میں نے عرض کیا حضور دو ہی پڑھوں گا۔ بس اس وقت سے ہمارا مسئلہ حل ہو گیا اور میں نے اپنا خیال ترک کر دیا۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 24-25)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)